ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۵/ اگست سنہ ۱۹۶۰ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ⊙ لاہور

ہدیہ چار آنے

هفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۶ — ۱ صفر المظفر ۱۳۸۰ھ مطابق ۵ اگست ۱۹۶۰ء — شمارہ ۳۱

ایران اور عرب ممالک

دنیا میں اچھے جتنے اصول ہیں اکثر اسلامی تعلیمات سے لئے گئے ہیں۔ اور کوئی بھی عقل و خرد کی بات جہاں کہیں ملی ہے اس کو مسلمانوں نے اپنی گمشدہ چیز سمجھ کر حاصل کیا اور اپنایا ہے۔ آج مغربی جمہوریت کے گن گائے جاتے ہیں مگر یہ اسلام کے شورائی نظام کی بھدی سی نقل ہے اور بس اشتراکی اصول اہل عالم کو نرالے معلوم ہوئے اور آدھی دنیا نے ان کو نعمت سمجھ کر قبول کیا۔ حالانکہ ان اصولوں میں اگر کوئی اچھا اصول ہے تو وہ اسلام ہی کی نقل ہے اور نقل بھی غلط۔ روس نے نہیں بلکہ روس کی ایک سیاسی پارٹی (کمیونسٹ پارٹی)، نے روٹی میں عام انسانوں کی مساوات کا اعلان ہی نہیں بلکہ عمل جاری کیا ہے اور ہر ملک کے کچھ نہ کچھ نوجوان اس پر عش عش کرتے اور اس کی ترویج کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ یہ نہ تو روٹی کی تقسیم کا فطری طریق ہے نہ مکمل قانون اور نہ اس پر کما حقہ عمل ہو رہا ہے۔ ذاتی جائداد اور ملکیت کی نفی کرنے کے باوجود روسی لیڈروں کو مختلف اوقات میں اس میں ترمیمیں کرنی پڑی ہیں۔ اسلام نے تمام انسانوں کو انسانی حقوق و بشری ضروریات میں مساوی درجہ دیا ہے۔ اور کسی ایسی بات کی اجازت نہیں دی جو انسانی شرف کے خلاف ہو حتیٰ کہ میدان جنگ میں جانی دشمن کی شکل بگاڑنے ان کے بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ کالے گورے، رنگ و نسل اور ذات پات کی تمیز اٹھا کر عزت و شرافت کا معیار ان امور کو قرار دیا ہے جن کے لئے انسان کی تخلیق ہوئی ہے اور وہ خدا ترسی اور خدا شناسی ہے۔ جو اس صفت سے محروم ہے وہ حیوان کی طرح اپنے مقصد حیات سے

ناواقف ہے آنحضرت ؐ نے آخری حج میں یہ اعلان کر کے لَا فَخْرَ لِلْعَرَبِ عَلَى الْعَجَمِ وَلَا لِلْعَجَمِ عَلَى الْعَرَبِ كُلُّكُمْ مِنْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ کہ نہ عرب کو عجم پر اور نہ عجم کو عرب پر کوئی فضیلت ہے تم سب اولاد آدمؑ ہو اور آدمؑ مٹی سے بنا تھا۔

انسانی مساوات کا اعلان کرنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی سے پیدائش کا ذکر کر کے سر پُر غرور کو کچل کر رکھ دیا یہی پاکیزہ تعلیم تھی جس کی روشنی میں خلفاء راشدین وہی غذا کھایا کرتے جو عوام کو میسر ہو سکتی۔ اور وہی سادہ لباس زیب تن فرماتے جو عام عربوں کا ہوتا تھا۔ الا آنکہ کسی کو ذاتی محنت و مشقت کے ذریعہ اگر کسی وقت کوئی نعمت میسر آتی تو بعض اوقات وہ اس کا اظہار بطور تحدیث نعمت فرما دیا کرتے۔ آقا اور غلام، شاہ و گدا ایک صف میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے۔

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو حبشی غلام تھے۔ مگر دولت ایمان سے مالا مال ہو چکے تھے سیدنا کہہ کر پکارتے کہ ہمارے سردار بلالؓ۔

اس پاک دین کی اس پاک برادری میں داخل ہونے پر اہل عالم فخر محسوس کرتے یہ اپنے نفس و آسائش اور ذاتی مفاد و اقتدار کے لئے نہ لڑتے نہ جھگڑتے۔ انکی جنگ اور صلح اللہ کی رضا کے لئے تھی ؎

نہ خود سے بھڑکتی کبھی آگ ان کی\
شریعت کے قبضہ میں تھی باگ ان کی\
جہاں کر دیا گرم گرما گئے وہ\
جہاں کر دیا نرم نرما گئے وہ

وہ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کے مظہر اتم اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کے صحیح مصداق تھے اور جب زمانۂ نبوت سے دوری ہوئی اور آپس میں اختلاف پیدا ہوئے پھر بھی وہ اغیار کا آلۂ کار بن کر اپنوں کے لئے وبال نہیں بنے

لیکن جب سبائیوں نے اسلام دشمنی شروع کی اور خاندانی رقابتیں ابھر آئیں۔ بنو امیہ کا قتل عام ہوا۔ پھر عباسیوں کے خلاف بغاوتیں ہوئیں۔ آخر کار ابن علقمی کی غداری سے خلافت عباسی اور بغداد کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ دنیا بھر کے مسلمان جہاں تھے منتشر ہو گئے اور علیحدہ علیحدہ سلطنتیں قائم ہو گئیں۔ پھر لا طائل بحثوں سے پھر شیعہ سنی دو فرقے بن گئے اس نے ایک کریلا دوسرے نیم چڑھا کا منظر پیش کر دیا۔ مدتوں ترکوں اور ایرانیوں کی لڑائیاں ہوئیں۔ جعفر کی غداری نے بنگال کے سراج الدولہ کا اقتدار ختم کیا۔ صادق کی شرارت سے شیر دکن سلطان ٹیپو شہید ہو گئے۔ اور افسوس کہ مسلمان ایسے مباحث میں الجھ کر رہ گئے جن کا عمل سے کوئی تعلق نہ تھا اور اعتقادی لحاظ سے بھی ان کو کوئی اہمیت حاصل نہ تھی۔ مثلاً خلفاء راشدین کے درمیان اختلافات کی کہانیاں اور بعض کی شان میں گستاخیاں۔ حالانکہ تاریخ گواہ ہے کہ وہ سب متفق تھے ان میں کوئی اختلاف نہ تھا اور نہ آج ان میں سے کسی کو خلیفہ بنانے کا سوال درپیش تھا۔ اس طرح کے اختلافات نے مسلمانوں کے شیرازہ کو منتشر کرنے میں بڑی مدد دی ع

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیر ہا

آخر کار برطانیہ کی سیاست نے فلسطین میں یہودی ریاست کو جنم دیا جو تقریباً بندرہ سال سے ایک رستا ہوا ناسور بنا ہوا ہے۔ ترکی نے اسلام کو سیاست سے خارج کر کے اپنی مرکزی اور روحانی حیثیت کو کمزور کر دیا۔ ان کو اپنی گورنمنٹ کے سیکولر ہونے کا ثبوت دینا تھا اس لئے انہوں نے فلسطین کی یہودی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ الحمد للہ کہ پاکستان نے آج تک اس کو تسلیم نہیں کیا۔ اور عربوں کے تسلیم کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا فلسطین میں یہودی حکومت کا قیام عربوں کے سینے پر مونگ دلنے کے مترادف تھا۔ اور یہ مسلم بات ہے کہ مغربی اقوام نے یہودیوں کو اتنا اسلحہ مہیا کیا ہے جو تمام عربوں کی مجموعی طاقت سے بھی زیادہ ہے اس لئے قدرۃً جو طاقت یہود نواز ہو گی عرب اس کے ساتھ دوستی نہیں کر سکتے۔ خدا کی شان کہ حال میں ایران میں عورتوں کی بین

(باقی بر صفحہ ۱۱)

خطبۂ یوم الجمعۃ ۴ صفر ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۶۰ء عیسوی

از شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب شیرانوالہ دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی مجرموں کیلئے تجویز کردہ سزاؤں کے سوا مجرم باز نہیں آسکتے

کیونکہ

اللہ تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے

اس نے جب یہ سخت سزائیں تجویز کی ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجرموں کا اس سے ہلکی سزاؤں سے رُکنا ناممکن ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اخلاقی مجرموں کیلئے

جو سزائیں تجویز کی ہیں۔ آپ رحمۃ للعالمین ہونے کے باوجود ان مجرموں کو ان سزاؤں کے سوا اور سزا نہیں دیتے تو معلوم ہوا کہ اس قسم کے مجرم اس قسم کی سزاؤں کے سوا رک بھی نہیں سکتے۔ لہٰذا یہی اللہ تعالےٰ کی تجویز کردہ سزائیں مناسب ترین ہیں ورنہ نہ ساری دنیا میں ان بدکاروں کی بدکاری پھیل جاتی

مزید براں

جب اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کا لقب عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ملاحظہ ہو۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (سورۃ الانبیاء ع ۷، پ ۱۷) ترجمہ اور ہم نے تو تمہیں تمام جہان کے لوگوں کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

لہٰذا

معلوم ہوا کہ جو سزا رحمۃ للعالمین کسی جرم کے لئے تجویز فرمائیں گے۔ اس سے کم سزا دینے سے مجرم کی اصلاح ناممکن تھی۔

چور کی سزا

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ترجمہ۔ اور چور خواہ مرد ہو یا عورت۔ دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کارکردگی (یعنی چوری) کا بدلہ ہے۔ اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (سورۃ المائدہ ع ۶۔ پ ۶)

اس آیت پر شیخ الاسلامؒ کا حاشیہ

یعنی جو سزا چور کو دی جا رہی ہے۔ وہ مال مسروقہ کا بدلہ نہیں بلکہ اس کے فعل (سرقہ) کی سزا ہے۔ تاکہ اسے اور دوسرے چوروں کو تنبیہ ہو جائے۔ بلاشبہ جہاں کہیں یہ حدود جاری ہوتی ہیں۔ دو چار ہی کی سزایابی کے بعد چوری کا دروازہ قطعاً بند ہو جاتا ہے۔ آج کل "مدعیان تہذیب" اس قسم کی حدود کو وحشیانہ سزا سے منسوب کرتے ہیں۔ لیکن چوری کرنا اگر ان صاحبوں کے نزدیک کوئی مہذب فعل نہیں ہے تو یقیناً آپ کی مہذب سزا اس غیر مہذب دستبرد کے استیصال میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر تھوڑی سی وحشت کا تحمل کرنے سے بہت سے چور مہذب بنائے جا سکتے ہوں۔ تو حاملین تہذیب کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ ان کے تہذیبی مشن میں اس وحشت سے مدد مل رہی ہے الخ۔ چونکہ اللہ تعالیٰ غالب ہے۔ اس لئے اسے حق ہے۔ کہ جو چاہے قانون نافذ کر دے۔ کوئی چون و چرا نہیں کر سکتا۔ لیکن چونکہ حکمت والا بھی ہے۔ اس لئے یہ احتمال نہیں کہ محض اپنے اختیار کامل سے کام لے کر کوئی قانون بے موقع نافذ کر دے۔ نیز وہ اپنے ناتوان بندوں کے اموال کی حفاظت کا کوئی انتظام نہ کر سکے۔ یہ اس کی عزت اور غلبہ کے منافی ہے اور چوروں اور ڈاکوؤں کو یونہی آزاد چھوڑ دے۔ یہ اس کی حکمت کے خلاف ہے

کبھی باز نہیں آسکتا

برادران اسلام! چور اس قسم کی سخت سزا دیئے بغیر اس جرم سے باز نہیں آ سکتا۔ چنانچہ

انگریزی حکومت

کے زمانہ میں مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ جیل خانوں میں جتنا آرام اور ہم رنگ سوسائٹی چوروں کو مل سکتی تھی۔ اتنی باہر کب مل سکتی تھی۔ جب قید کی میعاد بھی ہو تو پندرہ پندرہ بیس بیس کو ایک ایک بارک میں رات کو رکھا جاتا تھا۔ اور وہاں چونکہ سارے ہی ہم مشرب ہوتے تھے۔ اس لئے بڑے خوش رہتے تھے اکٹھے رہنے کے باعث آپس میں ہنسی مذاق خوب کرتے تھے۔

اور سنئے

چونکہ میں انگریز کے زمانہ میں کئی جیلوں میں دین کی حمایت کی خاطر رہا ہوں۔ مجھے ان کا خوب تجربہ ہے۔ افسران جیل کو یہ تنگ کیا کرتے تھے مثلاً رات کے بارہ بجے جیل میں فساد کر دیا۔ مثلاً آپس میں لڑ پڑے۔ جیل میں گھنٹہ بج گیا اور افسران جیل دوڑتے ہوئے آئے اور جیل کی پولیس بھی دوڑتی ہوئی آئی۔ وہ صلح کرا کر گئے۔ پھر تین بجے جیل میں گھنٹہ بج گیا۔ وہ بیچارے افسر پھر دوڑتے ہوئے جیل میں آگئے۔

پھر

وہ جیل کے افسر قیدیوں کی شرارتوں سے تنگ آ کر ان سے صلح کرتے تھے تاکہ ان کو نہ ستائیں۔

صُلح

انگریز کی حکومت کے وقت بات یوں ہوتی تھی کہ مثلاً اٹھارہ بدمعاشوں کا ایک جتھا بنا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نو آدمیوں کو ہم میں سے بیمار لکھ لو اور ان نو کے لئے روزانہ ایک چھٹانک (مثلاً) مکھن آدھے اور آدھ سیر دُودھ ان نو مریضوں کے لئے لکھ دیا گیا۔ جب نو آدمیوں کا مکھن روزانہ آتا ہے تو وہ سب اکٹھے کھاتے تھے۔ علیٰ ہذا القیاس یہ بدمعاش اور ناشائستہ حرکتیں کرتے تھے۔ البتہ کچھ قید بڑھ جاتی تھی۔ جب بدمعاشوں کو کھانا بھی مل جائے۔ کپڑا بھی مل جائے سوسائٹی بھی مل جائے۔ جیل میں مکھن بھی مل جائے۔ پھر اور کیا چاہیئے۔ یہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے۔ یہ انگریز کے وقت جیلوں میں رہ کر میرے اپنے مشاہدات ہیں

ایک عجیب واقعہ

ایک دن میں راولپنڈی سے لاہور آ رہا تھا۔ جب گوجرانوالہ کے نئے اسٹیشن پر آ کر گاڑی ٹھہری تو رات کے آٹھ بجے کا وقت تھا۔ پلیٹ فارم پر شور مچ گیا۔ ہمارے ڈبہ میں سے ایک آدمی دیکھنے کے لئے گیا۔ آ کر اس نے کہا کہ ایک بدمعاش آدمی ایک عورت کے زیور اتارنے لگ گیا تھا اور پولیس نے موقعہ پر اسے گرفتار کر لیا ہے اور وہ خوشی کے مارے چھلانگیں لگاتا ہوا جا رہا ہے اور یہ وہ بدمعاش ہے جس کو آج صبح میں نے سیالکوٹ جیل سے رہا کیا تھا۔

حاصل

اس بیان کردہ داستان کا یہ ہے کہ جیل میں بھیجے جانے کی سزا سے بدمعاش کی اصلاح نہیں ہوتی۔ بلکہ اور زیادہ رغبت ہوتی ہے۔ گزشتہ بیان کے مطابق جہاں بدمعاشوں کو پانچ چیزیں بیشتر آ جائیں۔ پھر ان کو اور کیا چاہیئے وہ پانچ چیزیں یہ تھیں۔ کھانا۔ کپڑا دوائی۔ مکھن۔ سوسائٹی۔ اس لئے

انگریزوں کی خلاف شرع چال سے

چوروں میں کمی نہیں ہوئی ہے بلکہ
ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی
جوں جوں چور جیل خانوں میں جاتے رہے۔ ان کی تعداد بڑھتی گئی۔

اس کا نتیجہ

کہ انگریز رعایا پر مزید ٹیکس لگاتا ہوگا۔ تاکہ ان بدمعاشوں کی ضروریات پوری کرے

نقصان در نقصان

ایک تو بدمعاش نے امن پسند رعایا کے مال کا نقصان کیا اور دوسرے یہ بات ہوئی کہ امن پسند رعایا سے ٹیکسوں کے ذریعہ سے وصول کر کے ان بدمعاشوں کو کھانا کپڑا اور دوائی اور ڈاکٹر مفت مہیا کرتا تھا۔ اور کیا انگریز لندن سے روپیہ لا کر ان بدمعاشوں کی یہ خدمت انجام دیتا تھا۔ نہیں۔ بلکہ اسی طریقہ سے جمع کیا کرتا تھا جو عرض کر چکا ہوں اور کیا اس سزا سے چوری کم ہوئی یا جیلوں میں چور بڑھتے گئے کسی نے خوب کہا ہے۔ مصرعہ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اب سنئے اسلامی سزا کم خرچ بالا نشین

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً ۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (سورۃ المائدہ ع ۶۔ پ ۶) ترجمہ۔ اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ ان کی کارکردگی کا بدلہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے۔

اب دیکھئے شرعی فیصلہ

ایک آدمی رات کو کسی کے گھر نقب زنی کر کے چوری کرتا ہے۔ صاحب خانہ کہتا ہے کہ فلاں شخص میرے گھر سے چوری کر کے میرا مال لے گیا ہے۔ صبح ہوتے ہی صاحب خانہ پولیس سے دو سپاہی لے جا کر جس کے نام وہ کہتا ہے۔ اس کے گھر کی تلاشی لیتے ہیں مالک کا وہ مال برآمد ہو جاتا ہے۔ دو بھلے مانس آ کر قسم کھا کر یہ کہتے ہیں کہ واقعی یہ شخص فلاں آدمی کے گھر سے چوری کر کے لے گیا تھا۔ مجسٹریٹ کوتوالی میں موجود ہوگا۔ جلاد (ہاتھ کاٹنے والا) مجسٹریٹ دو نیک آدمیوں کی شہادت لے کر اسی وقت جلاد (ہاتھ کاٹنے والا) کو حکم دے گا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ وہ گٹ سے اس کا ہاتھ فوراً کاٹ دے گا۔ پھر مجسٹریٹ اس چور کو حکم دے گا کہ جاؤ روٹی باپ کے گھر سے کھاؤ۔

اس سزا کا نتیجہ

یہ ہوگا کہ مجرم عمر بھر اس سزا سے اثر پذیر ہوگا کہ اگر میں چوری نہ کرتا تو یہ سزا نہ ملتی اور میں ایک ہاتھ سے اپاہج تو نہ ہو جاتا۔ اور دوسرے عمر بھر جب اس کو دیکھیں گے کہ یہ بدمعاش سزا یافتہ ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ حاصل یہ ہے کہ ایک مرتبہ چوری کرنے سے خود کو نصیحت ہوگی اور دوسرے بھی اس کے شر سے بچیں گے۔ شرعی سزا سے یہ دونوں فائدے ہوں گے۔

اور انگریز

جو چوروں کو سزا دیتا تھا۔ اس سے چوروں کے حوصلے بڑھ جاتے تھے۔ کیونکہ جیل میں پانچ چیزیں میسر آتی تھیں جو باہر میسر نہیں آ سکتیں۔ وہ چیزیں یہ تھیں روٹی مفت۔ کپڑے مفت۔ دوائی مفت۔ ڈاکٹر مفت۔ بدمعاشوں کی سوسائٹی مفت۔

سو سو سال ڈیڑھ ڈیڑھ سو سال کی قید

یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے۔ لوگ مجھے بتلاتے تھے اور دکھاتے تھے کہ اسکی قید سو سال کی ہے اور اسکی ڈیڑھ سو سال کی۔ ہے۔

یہ کیسے

بدمعاشوں کی طبیعت میں نڈر ہونے کا مادہ تو ہوتا ہی ہے۔ کسی سے لڑ پڑے اور اس بیچارے قیدی کی ٹانگ توڑ دی۔ مجسٹریٹ نے جیل میں جا کر

مقدمہ سنا۔ اور پانچ سال کی قید بڑھا دی۔ پہلے پندرہ سال کی تھی۔ اب بیس سال ہو گئی۔ پھر کسی کی آنکھ پھوڑ دی۔ مجسٹریٹ نے جیل میں جاکر مقدمہ سُنا۔ اور پانچ سال کی قید اور بڑھا دی۔ اب قید پچیس سال کی ہو گئی۔ علیٰ ہذا القیاس جیل میں فساد کرتے تھے اور قید سو سو سال اور ڈیڑھ سو سال تک بڑھ جاتی تھی۔ اگرچہ انہیں اللہ تعالےٰ ایک مہینہ کے اندر ہی دنیا سے اُٹھالے اور پھر جوں جوں بدمعاش بڑھتے جائیں گے انگریز لندن سے تو روپیہ لا کر یہاں خرچ نہیں کرتا تھا۔ وہ یہاں ہی سے مختلف ٹیکس لگا کر وصول کرتا تھا۔ یہ ہیں خلاف شریعت فیصلہ کرنے کے نتائج اور یہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے۔ یہ میرے اپنے مشاہدات ہیں۔ جب انگریز مجھے اولڈ سنٹرل جیل ملتان اور نیوسنٹرل جیل ملتان میں بھیجا کرتا تھا یا میرے جالندھر جیل کے مشاہدہ شدہ واقعات ہیں۔

حاصل

یہ ہے کہ اسلامی تجویز شدہ چور کو سزا دینے سے چور کو ساری عمر عبرت اور بلکہ دوسروں کے حق میں اس کا وجود موجب نصیحت ہوگا کہ اگر ہم نے چوری کی تو ہمارا ہاتھ بھی کاٹ دیا جائیگا اور سزا دینے میں یہی دو فائدے ملحوظ خاطر ہوتے ہیں۔ مجرم کے لئے نصیحت اور دوسروں کے لئے عبرت ہوتی ہے۔

اور

انگریز کی تجویز کردہ چوری کی سزا ان دونوں فائدوں سے خالی تھی۔ حالانکہ وہ اپنے آپ کو بڑا عقلمند اور دوراندیش سمجھتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرکے کون جیت سکتا ہے

زانی کی سزا

زانیوں کی شریعت اسلامی میں دو قسمیں ہیں۔ زانی غیر محصن اور زانی محصن۔

زانی غیر محصن کی سزا

رقولہ تعالیٰ۔ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥ (سورۃ النور ع ۱۔ پ ۱۸)

ترجمہ۔ بدکار عورت اور بدکار مرد سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو دُرّے مارو اور تمہیں اللہ کے معاملے میں ان پر ذرا رحم نہ آنا چاہیئے۔ اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیئے۔

شیخ الاسلامؒ کا حاشیہ

حضرت مولانا شبیر احمد صاحبؒ اس آیت پر حاشیہ تحریر فرماتے ہیں اور وہ یہ ہے "یہ سزا اس زانی اور زانیہ کی ہے جو آزاد عاقل بالغ ہو اور نکاح کئے ہوئے نہ ہو۔ یا نکاح کرنے کے بعد ہمبستری نہ کر چکے ہوں اور جو آزاد نہ ہو۔ اس کے پچاس دُرّے لگتے ہیں۔ اس کا حکم پانچویں پارہ کے اول رکوع کے ختم پر مذکور ہے۔ اور جو عاقل یا بالغ نہ ہو وہ مکلف ہی نہیں اور جس مسلمان میں تمام صفتیں موجود ہوں حریت۔ بلوغ۔ عقل۔ نکاح اور ہمبستری سے فراغ ایسے شخص کو محصن کہتے ہیں۔ اس کی سزا رجم (سنگسار) کرنا ہے۔

شریعت اسلامی

میں تو زناکاروں کے حق میں یہی فیصلہ ہے۔ اگر یہ اعتراض کریں۔ تو پھر مسلمانوں میں یہ چکلے اسلامی حکومت مثلاً شاہ جہان مرحوم اور عالمگیر مرحوم کے وقت ناممکن ہے کہ ہوں۔ ان کے دلوں میں شریعت کا پورا احترام تھا۔ یہ چکلے در اصل

انگریز

کی پیداوار ہیں۔ ان کا ہونا مسلمان بادشاہوں کے وقت نہیں ہے۔ انگریز چونکہ کافر تھا۔ اس نے اسلام الٰہی کی نگہداشت اور حفاظت اپنا فرض ہی نہیں سمجھا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اور انگریز نے

ان چکلوں کی مسلمانوں کو کھُلم کھُلا اجازت دی۔ تاکہ ان بد اعمالیوں میں غرق ہونے کے باعث مجھ سے حکومت کی واپسی کا مطالبہ ہی نہ کریں

ما درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال
کاریکہ خدا کند فلک را در وے چہ مجال

انگریز

کی تو یہی نیت تھی کہ مسلمانوں کو ایسی ہی بدعنوانیوں میں الجھائے رکھے اور یہ کبھی بھی آزاد نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ انگریز کو بیک بینی و دو گوش ہندوستان سے نکلنا پڑا۔

اب

الحمد للہ یہ انگریزستان نہیں۔ بلکہ پاکستان یعنی اسلامستان ہے۔

دُعا

کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذمہ داران مملکت کو کتاب و سنت کے مطابق چلائے تاکہ یہی حکومت ان کی نجات آخرت کا ذریعہ بن جائے۔

محصن زانی کی سزا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ اْذَنْ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ بِجَارِيَةٍ لِّيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَ جَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَاَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَ اَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ فَاغْدُ اِلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنْ

اِعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا (متفق علیہ) ترجمہ۔ ابوہریرہؓ اور زیدؓ بن خالد نے کہا کہ دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑتے جھگڑتے آئے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمایئے۔ دوسرے نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق حکم کیجئے اور مجھے واقعہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا بیان کرو۔ اس نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدوری کرتا تھا۔ اس نے اسکی بیوی سے زنا کیا۔ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ میں نے اس کے بدلہ میں سو بکریاں اور ایک لونڈی دے دی۔ پھر میں نے مسئلہ پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سو درّے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ اور سنگساری کی سزا اسکی عورت کو ملے گی۔ اس لئے کہ وہ شادی شدہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ سن کر فرمایا۔ خبردار قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا تیری لونڈی اور تیری بکریاں تجھ کو واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے کو سو کوڑوں کی سزا دی جائے گی اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ پھر حضورؐ نے فرمایا اے انیس تو اس کی عورت کے پاس جا اگر وہ جرم (یعنی زنا) کا اعتراف کرے تو اسکو سنگسار کر دے۔ عورت نے اقرار کیا اور انیس نے اس کو سنگسار کیا۔

حاصل

اس حدیث شریف سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ اگر شادی شدہ زنا کرے تو اسکی سزا سنگسار کرنا ہے۔

اگر

دنیا میں یہ سزا نہ ملی تو آخرت میں اللہ تعالےٰ چاہے تو بخش دے اور چاہے تو سزا دے۔

وما علینا الا البلاغ

مجلس ذکر

منعقدہ ۳ صفر المظفر سنہ ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو اختیار دیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کو واپس کر دینے میں نجاتِ اخروی ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ

اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوق میں صرف انسان کو با اختیار بنایا ہے۔ باقی سب بے اختیار ہیں۔ بیل کتنا طاقتور جانور ہے ۵۰ من سو من بوجھ بیل گاڑی پر لدا ہوا ہے۔ کھینچے لئے جا رہا ہے۔ کچھ کہہ نہیں سکتا۔ گھوڑا تانگہ میں جُتا جا رہا ہے۔ ایک کوچوان چار سواریاں لئے مار کھاتا چلا جا رہا ہے۔ اُف نہیں کرتا۔ وہ بے اختیار ہے۔ مگر انسان سمجھ دار ہے۔ با اختیار ہے۔ جو اختیار اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا شدہ ہے۔ اس اختیار کو اپنے ہاتھ میں رکھے گا۔ تو برباد ہوگا۔ اگر اس اختیار کو خدا کے سپرد کر دے گا۔ تو نجات پا جائے گا۔ یہ انبیاء علیہم السلام کا مسلک ہے کہ جو اختیار اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے۔ وہ انہوں نے واپس خدا کو دے دیا۔ کہ اے اللہ جو حکم تو دے گا۔ وہ کریں گے جس کام سے تو روکے گا رک جائیں گے۔

عطائے تو بلقائے تو بخشیدم

اللہ تعالےٰ یہ چیز ہم کو بھی عطا فرمایئے جن کو خوفِ خدا نہیں ہوتا وہ کیا کرتے ہیں۔ اِس کو گالی دی اُس کو مارا۔ ماں بھی غصے ہے۔ باپ بھی ناراض ہے کہ ہمارا کہنا نہیں مانتا۔ جوانی کا زور ہے ہاں ڈرتی ہے کہ جوان بیٹا ہے۔ کہیں مکا نہ مار دے۔ حقیقی آدمی وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ ماں باپ کو نہیں ستاتا۔ اگر انسان اپنا اختیار خدا تعالےٰ کے سپرد کر دے تو پھر سیدھا چلتا ہے۔ زندگی سدھر جاتی ہے۔ ہر ایک سے شائستگی محبت اور نرمی سے سلوک کرتا ہے۔ اہدنا الصراط المستقیم اے اللہ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ اللہ تعالےٰ نے عقل تو دی ہے

عقلمند

اس کو کہتے ہیں جو مآل اندیش ہو۔ بیوقوف وہ ہے جو راتوں رات چوری کرکے مٹھائی کے تھال لے آئے۔ اور مزے سے بیٹھ کر کھائے۔ مگر دوسرے دن پکڑا جائے اور ہتھکڑیاں لگا کر جیل کی ہوا کھانی پڑے۔ چور کا پتہ لگانیوالے نقش پا کو دیکھ کر اندازہ لگا لیتے ہیں کہ چور اس طرف گیا ہے ؎

خبر دیتی ہے شوخی نقش پا کی
ابھی اس راہ سے گزرا ہے کوئی

انسان کو اللہ تعالےٰ نے با اختیار بنایا ہے اور باقی سب مخلوق کو بے اختیار بنا کر انسان کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ کیا کبھی بکری کہتی ہے کہ میرے بچہ کو ذبح نہ کرو۔ گائے کہتی ہے کہ مجھے ذبح نہ کرو۔ اونٹ کہتا ہے مجھے کیوں ذبح کرتے ہو۔ سب بے اختیار ہیں۔ اختیار خدا کے سپرد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جو حکم دے گا۔ وہ کروں گا۔ اے اللہ اگر تو کھلائے گا۔ تو میں کھاؤں گا۔ تو پلائے گا تو پیوں گا۔ غرض یہ کہ تیری رضا کے مطابق زندگی بسر کروں گا۔ میری ہر خواہش تیری رضا پر

رحمۃ للعالمین

کی طرف سے جب یہ سزا زانی محصن کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس جرم کے لئے اس سزا سے کمتر اور کوئی سزا ہی نہیں ہے۔

وما علینا الا البلاغ

موقوف ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ o (سورۃ الانعام پ ۸ آیت ۱۶۲) ترجمہ۔ کہہ دو بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا۔ اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔ اس کو کہتے ہیں مسلمان۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں اختیار دیا اور تم نے اللہ کے سپرد کر دیا۔ لہٰذا مسلمان وہ ہوگا۔ جو اس آیت شریفہ کا پابند ہوگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کے مطابق زندگی بسر کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْھَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا o (سورۃ الفرقان پ ۱۹ آیت ۷۳) ترجمہ۔ اور وہ لوگ جب انہیں ان کے رب کی آیتوں سے سمجھایا جاتا ہے تو ان پر بہرے اندھے ہوکر نہیں گرتے۔

مسلمان وُہ ہے

جسکی نماز اور سب عبادت کے کام اس لائن پر آئیں جو اللہ کی رضا کے تابع ہے۔ میں تو صاف کہا کرتا ہوں کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ مسلمان نہیں ہے مسلمان نہیں ہے کافر بھی نہیں مسلم بھی نہیں تو پھر کیا ہے؟ فاسق ہے فاسق کے معنی بد معاش ہے۔ اسی طرح جو روزہ نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے فاسق ہے۔ اگر صاحب نصاب ہے اور زکواۃ نہیں دیتا تو وہ بھی مسلمان نہیں ہے۔ فاسق ہے چیف جسٹس جب عدالت میں بیٹھ کر فیصلے کرتا ہے تو وہ شاہی قانون کا نفاذ کرتا ہے۔ ہم قرآن مجید کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ بے نماز مسلمان نہیں فاسق (بدمعاش) ہے۔

ایک حدیث شریف میں حضرت عمر بن الخطابؓ کی روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول خدا ؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص حاضر ہوا۔ جس کے کپڑے نہایت سفید تھے۔ بال نہایت سیاہ۔ اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو جانتا تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زانو سے زانو ملا کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے۔ اور عرض کیا "محمدؐ! مجھ کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس امر کا اعتراف کرے اور شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور (پھر) تو نماز کو ادا کرے۔ زکواۃ دے۔ رمضان کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے۔ اگر تجھ کو زاد راہ میسر ہو" اس شخص نے (یہ سن کر) عرض کیا۔ آپؐ نے سچ فرمایا۔ ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ شخص دریافت بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ ایمان کی حقیقت بیان فرمایئے آپ نے فرمایا) ایمان یہ ہے کہ "تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر اور تقدیر کی بھلائی پر (یقین و) ایمان رکھ"۔ (یہ سن کر) اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ (پھر) پوچھا احسان (نیکی) کے متعلق کچھ فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا "احسان یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت اس طرح یعنی یہ سمجھ کر کرے کہ گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے (یعنی اس کے حضور میں حاضر ہے) اور ایسا نہ ہو (یعنی اتنا حضور قلب نہ ہو" تو (اتنا ضروری ہے) گویا خدا تجھ کو دیکھ رہا ہے"۔ پھر اس شخص نے پوچھا قیامت سے آگاہ فرمایئے! آپؐ نے فرمایا "قیامت کے متعلق میرا علم تم سے زیادہ نہیں ہے"۔ (یعنی جتنا تم جانتے ہو اتنا ہی مجھ کو معلوم ہے) پھر دریافت کیا کہ قیامت کی نشانیاں ہی بتلا دیجئے! آپ نے فرمایا (قیامت کی نشانیوں میں سے) ایک تو یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک یا آقا کو جنے گی (یعنی کثرت سے بچے پیدا ہوں گے جو اپنی ماؤں کے مالک و آقا بنیں گے) اور (دوسری نشانی) یہ کہ برہنہ پا و برہنہ جسم مفلس و فقیر اور بکریاں چرانے والے لوگوں کو تو (عالیشان) مکانات و عمارات میں (فخر و غرور کی) زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھے گا"۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا اور میں تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔ پھر آنحضرت ؐ نے مجھ سے فرمایا "عمرؓ تم اس سائل کو جانتے ہو؟" میں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے"۔ آپؐ نے فرمایا یہ (شخص) جبرئیلؑ تھے جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے (مسلم)

اللہ کے بندو! جو اختیار اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔ وہ اختیار خدا تعالیٰ کو واپس دیدو۔ اور اسکی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرو

ہر اجتماع میں

میں بعض آدمی نئے ہوتے ہیں۔ اس لئے مجھے ایک واقعہ دہرانا پڑتا ہے۔ میں عرض کیا کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ میں سریاں اوجھریاں والے بازار سے کشمیری بازار (لاہور) کی طرف آ رہا تھا۔ ایک بزرگ ایک دکان کے تھڑے پر بیٹھے تھے۔ جب میں ان کے پاس سے گذرا تو میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ مولوی صاحب تشریف رکھئے۔ میں بھی اُسی دروازے کا غلام ہوں۔ جس کے آپ ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ میرے پیر بھائی ہیں ہم جنس ہونے کی خوشبو آئی ہوگی۔ کہنے لگے مولوی صاحب میں یہاں بیٹھا رہتا ہوں۔ کوئی سؤر نظر آتا ہے۔ کوئی کتا نظر آتا ہے۔ کوئی بھیڑیا نظر آتا ہے۔ گویا اعمال کے لحاظ سے شکلیں مسخ ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو اختیار واپس کرنے سے اطاعت کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ بٹھائے تو بیٹھ جاؤ۔ کھڑا رکھے تو کھڑے ہو جاؤ سلائے تو سو جاؤ۔

جیسے ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے قبل سونے کو ناپسند فرماتے تھے۔ اور نماز عشاء کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ یکرہ النوم قبلھا والحدیث بعدھا اوکما قال۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ترجمان رسول اللہ ؐ ہیں۔ وہ جو کچھ فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اگر جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہو تو وہ وحی جلی (قرآن مجید) ہے اور جو چیز براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں القا کی گئی ہو وہ وحی خفی (حدیث شریف) ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی مراد کو الفاظ کا جامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنائیں تو وہ حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک سے جو کچھ فرماتے ہیں۔ وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔ ارشاد باری تعالیٰ شاہد ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ سورۃ نجم پ ۲۷ آیت ۳-۴ ترجمہ۔ اور نہ وہ اپنی خواہش سے کچھ کہتا ہے یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے اسی واسطے میں کہا کرتا ہوں جو منکر حدیث ہے وہ منکر قرآن ہے اور جو منکر قرآن ہے خارج از اسلام ہے یعنی بے ایمان ہے اگر انسان بننا ہو تو اختیار کو سپرد خدا کر دو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرو۔ اگر اپنے ہاتھ میں اختیار رکھو گے تو برباد ہو جاؤ گے۔ عقلمند ماں باپ بچوں کو چاقو نہیں دیتے۔ وہ چاقو لے کر قلم بنائے گا اور انگلی کاٹ بیٹھے گا۔

اصلاحِ نفس

اسی طرح ہوتی ہے۔ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ اختیار اللہ تعالیٰ کو واپس دیدو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرو اسی میں بہتری ہے۔ اسی میں بھلائی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ؕ (سورۃ الاحزاب پ ۲۱۔ آیت ۲۱)

ترجمہ۔ البتہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا اختیار اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے۔ قرآن کریم میں آپؐ سے اعلان کرایا گیا ہے۔ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

ترجمہ۔ کہدیجئے میری نماز اور میری قربانی میری زندگی اور میری موت سب اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ رب العالمین کے لئے وقف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہمیں لازم ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو اقرار کرنا پڑے گا کہ اے اللہ تو نے مجھے اختیار دیا۔ میں نے تجھے واپس کر دیا اور جیسے تو کہے گا۔ میں کروں گا۔

اگر کوئی شخص

پانچ وقت نماز پڑھے۔ رمضان شریف کے روزے رکھے اگر زکوٰۃ فرض ہے تو ادا کرے اور نام رکھوائے رام سنگھ تو میں کہوں گا (ھٰذَا مُسْلِمٌ حَقًّا) یہ مسلمان ہے اور پنجابی مسلمان جو نہ نماز پڑھے نہ روزہ رکھے۔ نہ زکوٰۃ دے۔ نہ حج کرے اور نام ہو محمد دین میں کہونگا یہ کافر ہے (ھٰذَا کَافِرٌ) ہاں اگر کوئی کہے کہ نماز پڑھنی چاہیئے اور پڑھے نہیں۔ یا کہے زکوٰۃ دینی چاہیئے اور نہ دے۔ یا کہے روزہ رکھنا چاہیئے اور نہ رکھے۔ یا کہے حج کرنا چاہیئے اور نہ کرے۔ تو وہ مسلم اور کافر کے درمیان ہے۔ مومن کے معنی ہیں دل سے ماننے والا اور مسلم عمل کر کے دکھلانے والا ہے۔ اگر عمل نہیں کرتا تو وہ فاسق ہے اور میں فاسق کے معنی "بدمعاش" کرتا ہوں۔ اگر ایسی عورت ہے تو فاسقہ ہے جو نماز نہ پڑھے اس کو مسلمان نہیں کہتے وہ فاسق ہے مجھ سے لکھوا لو۔ میں غصے سے نہیں کہہ رہا بلکہ ٹھیک ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلائے۔ اکثریت میں ایمان تو ہے اسلام نہیں ہے۔ اس کا پتہ قبر میں چلے گا۔ مثلاً جو زکوٰۃ نہیں دیتے ان کا سونا چاندی گرم کر کے اُن کی پیشانیوں اور پیٹھوں پر داغ دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ۝ (سورۃ التوبہ پ ۱۰ آیت ۳۵) اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیئے۔ جس دن وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر اس سے انکی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائینگی یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔ سو اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے) انسان اپنی اصلاح خود نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کی ہادی نگرانی نہ کرے۔

جب کوئی شیخ سے بیعت کرتا ہے۔ تو اس کا ادب کرتا ہے اور جو شیخ کہتا ہے وہی کرتا ہے۔ میں جب کسی کو بیعت کرتا ہوں تو پہلا سبق دیتا ہوں کہ ۱ پانچ وقت کی نماز پڑھا کرو اور ۲ اللہ ہُو کا ذکر اور ۳ کسی انسان کو نقصان نہ پہنچانا۔ خدا کو راضی رکھو گے تو سیدھے جنت میں جاؤ گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والوں کی صحبت میں اصلاح ہوتی ہے۔ اگر ہادی ٹھیک نہ ہو تو یہ بھی ٹھیک نہیں ہوتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم بہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو گی۔ جن میں سے ایک فرقہ جنتی ہو گا اور باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ جنتی فرقہ کون سا ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي وہ فرقہ جس میں میں ہوں اور میرے صحابہؓ ہیں۔

یاد رکھو

ان ۷۲ گمراہ فرقوں میں مولوی بھی ہوں گے۔ اور پیر بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔ میرا فرض ہے آپ کو سیدھا راستہ بتانا کسی جاہل کو پیر نہ بنانا۔ جو شخص خود کتاب وسنت کا پابند نہ ہو وہ دوسرے کو کیسے راہ بتا سکتا ہے ؎

آنکہ خود گم است کرا رہبری کند

اس قسم کے پیر ہدایت یافتہ نہیں ہوتے۔ اگر آپ کو رستہ کی خبر نہ ہو۔ تو کسی عالم دین سے راستہ پوچھ لیں۔ دین وہ شخص سکھا سکتا ہے۔ جس کے دائیں ہاتھ میں ہو قرآن اور بائیں ہاتھ میں ہو حدیث خیر الانامؐ۔ غرضیکہ مرد ہوں یا عورتیں سب کو اپنا اختیار اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا ہو گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ سیدھا راستہ سکھائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضؓ کے طریقہ پر چلائے۔ آمین یا الہ العالمین

مدینہ طیبہ میں ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک راستہ پر جا رہے تھے۔ آپؐ نے بانسری باجہ وغیرہ کی آواز کو سنا تو اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں دے لیں اور وہ راستہ چھوڑ دیا۔ مگر آج کل طبلہ سارنگی تالی قوالی کو دین سمجھا جا رہا ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ مقتدا صرف وہ ہو سکتا ہے جو کتاب وسنت کا ماہر ہو۔ سب مولویوں کے ہاتھوں میں قرآن نہیں ہوتا۔ سب پیروں کے ہاتھوں میں حدیث نہیں ہوتی۔ قبروں پر سجدہ کرنا شرک ہے۔ مزارات پر بدکار کنجریوں کے ناچ مجرے ہوتے ہیں طبلے سارنگی ہارمونیم باجے بجواتے ہیں۔ کیا صحابہ کرامؓ قبروں پر طبلے بجایا کرتے تھے؟ قوالی کیا کرتے تھے۔ ہندو بتوں کے سامنے چھینے بجایا کرتے تھے اور آج مسلمان اولیاء کرام کے مزارات پر خلاف اسلام رسوم ادا کر رہے ہیں۔ جو چیز رسول اللہؐ اور صحابہ کرامؓ کی معرفت آئی ہے۔ وہ ٹھیک ہے۔ اگر یہ زاویہ نگاہ نہیں رکھینگے تو مارے جائیں گے۔ وما علینا الا البلاغ

سبحنک اللھم وبحمدک نشھد ان لا الہ الا انت نستغفرک ونعوذ بک من النار۔

ڈاکٹر محمد مشتاق صاحب ہومیوپیتھ ڈسٹرکٹ جہلم (حال گھڑیال کیمپ)

احادیث الرسول طب جدید کی روشنی میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے (کھانے) پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اُسے چاہیئے کہ اس کو غوطہ دیدے۔ بعد اس کے اس کو نکال ڈالے۔ کیونکہ اس کے دو پروں میں سے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے پَر میں شفا ہے (بخاری جلد دوم ص۱۴۰ اردو ترجمہ۔ مطبوعہ نور محمد کراچی)

ایک اعتراض

بعض لوگ اس حدیث پر اعتراض کرتے ہیں کہ مکھی ایک نہایت ہی غلیظ چیز ہے یہ مختلف غلاظتوں مثلاً قے دست وغیرہ پر بیٹھتی ہے اور وہاں سے مختلف امراض کے جراثیم اپنے پروں اور ٹانگوں کے ذریعے لاکر ہماری خوردو نوش کی چیزوں میں ملا دیتی ہے۔ جس کا نتیجہ ہیضہ۔ پیچش اسہال تپ محرقہ جیسے مہلک امراض کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسی غلیظ اور نجس چیز کو اشیائے خورد و نوش میں غوطہ دینا نہ صرف مضحکہ خیز ہے بلکہ طبی اصولوں کے بھی منافی ہے۔

اعتراض کا جواب

افسوس کا مقام ہے کہ معترضین نے تصویر کا صرف ایک رخ پیش کیا ہے۔ اگر متذکرہ حدیث کو صرف سطحی نظروں سے نہ دیکھا جاتا تو یقیناً اعتراض کی نوبت نہ آتی۔ ذیل کی سطور میں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا دوسرا پہلو اجاگر کرنیکی کوشش کروں گا۔ جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ سائنس جتنی ترقی کرتی جائے گی۔ حضورؐ کے ارشادات گرامی کی اتنی ہی زیادہ تصدیق ہوتی جائیگی

عقلی دلائل۔ یہ ایک متفقہ فیصلہ ہے کہ ہر چیز دو اثرات کی حامل ہوتی ہے ایک "پہلا اثر" (PRIMARY EFFECT) اور دوسرا اثر ثانی (SECONDARY OR COUNTER EFFECT) کہلاتا ہے امثال ملاحظہ ہوں۔

(۱) دو برتن لیجئے ایک میں گرم اور دوسرے میں ٹھنڈا پانی ڈالئے۔ پھر اپنا ایک ہاتھ گرم پانی اور دوسرا ٹھنڈے پانی والے برتن میں ڈالئے۔ آپ دیکھیں گے کہ جو ہاتھ آپ نے گرم پانی میں ڈالا تھا۔ وہ گرم اور جو سرد پانی میں ڈالا تھا وہ ٹھنڈا ہو جائیگا یہ پہلا اثر ہے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پانی سے نکال کر تولئے سے صاف کر دیجئے آپ کو محسوس ہوگا کہ جو ہاتھ آپ نے گرم پانی میں ڈالا تھا۔ وہ سرد اور اس کا رنگ سرخ ہو جائے گا۔ اور جو ہاتھ سرد پانی میں رکھا تھا۔ وہ گرم اور سوجا ہوا دکھائی دیگا یہ دوسرا یا اثر ثانی کہلائے گا۔ یعنی معاملہ پہلی حالت کے برعکس ہوگا۔

(ب)۔ اگر کسی کو دست آرہے ہوں تو اُسے تھوڑی سی افیون (OPIUM) کھلا دیجئے۔ پہلے دست فوراً موقوف ہو جائیں گے (پہلا اثر) لیکن بعد میں دست پہلے سے بھی تیز ہو جائیں گے۔ یعنی زیادہ آنے لگیں گے (اثر ثانی)

(ج) کسی شخص کو کیسٹو فین یا کیسٹر آئیل کی اتنی خوراک دیجئے کہ اُسے دست آنے لگیں۔ دوا کھاتے ہی دست آنے لگیں گے (پہلا اثر) مگر دوا کا اثر ختم ہونے پر ایک دو روز تک پاخانہ بالکل ہی نہیں آئے گا۔ یعنی قبض ہو جائے گی (اثر ثانی)

(د) تھوڑی دُور دوڑیئے یا دو چار منٹ ورزش کیجئے۔ آپ کا جسم گرم ہو جائے گا اور حرکت قلب تیز ہو جائے گی۔ (پہلا اثر) پھر تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد آپ کا جسم ٹھنڈک محسوس کرنے لگے گا۔ نیز حرکت قلب سست پڑ جائے گی (اثر ثانی)

یہ اور اس قسم کی دیگر متعدد مثالوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ مکھی بھی دو اثرات کی حامل ہے (۱) "پہلا اثر" (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق) بیماری پیدا کرنا ہے۔ اور دوسرا اثر (بموجب ارشاد گرامی) پیدا شدہ بیماری کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔

طبی دلائل۔ ہومیوپیتھک طریقۂ علاج کا بنیادی اصول یہی ہے کہ جو دواء یا چیز کوئی بیماری پیدا کرتی ہے۔ وہی دوا یا چیز اس پیدا شدہ بیماری کو دُور بھی کر دیتی ہے۔ یا یوں کہئے کہ "زہر زہر کو کاٹتا ہے"۔ مثالیں ملاحظہ کیجئے

الف۔ زیادہ مقدار میں کونین کھا لینے سے پیدا شدہ عوارضات کو کم مقدار میں کونین کھانے سے رفع کیا جاتا ہے۔ (آرگینن ORGANON)

(ب) کھیرے کھانے سے لاحق شدہ علامات کا قلع قمع کرنے کے لئے کھیرے سے تیار شدہ دوا (CUCMIS) دی جاتی ہے

(ج) انڈے کے نشاستی اجزاء سے پیدا شدہ دمہ (ASTHMA) کے مریض کو جسے کسی دوا سے افاقہ نہ ہوتا تھا۔ آخر انڈے سے تیار کردہ دوا دے کر نجات دلائی گئی۔ (بورک میٹریا میڈیکا)

(د) اپیکاک (ایلوپیتھی و ہومیوپیتھی ہر دو طریقہ ہائے علاج میں) زیادہ مقدار میں دینے سے قے پیدا کرتی ہے اور کم مقدار میں کھلانے سے قے بند کرتی ہے۔

(ھ) زیادہ مقدار میں نمک استعمال کرنے سے پیدا شدہ بد اثرات کو نمک سے تیار کردہ دوا نیٹرم میور (NATMUR) کھلانے سے دور کیا جاتا ہے۔

علاج بالمثل کے قائل صرف ہومیوپیتھ ہی نہیں۔ بلکہ دوسرے اطباء بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً

(۱) حکیم بقراط (بابائے طب) اپنی تصنیف (CORPUS HIPPOCRATUM) جو ۴۰۰ قبل مسیح میں لکھی گئی تھی۔ اس میں تحریر کرتے ہیں کہ "جو شے کثرت البول کا سبب بنتی ہے۔ وہی چیز کثرت البول کا علاج ہے"۔

(۲) ڈاکٹر اے سی سلیمن ایم ڈی اپنی کتاب "صحت و ثبات" میں لکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو دست آتے ہوں تو اُسے رینڈی کا تیل (CASTOR OIL) پلایا جائے۔ تاکہ اسکی آنتوں کے فاسد مواد کا مکمل اخراج ہو کر صحت حاصل ہو جائے۔ یاد رہے کہ رینڈی کا تیل بذات خود جلاب آور دوا ہے مگر فاضل ڈاکٹر نے اس کے اثر ثانی (قبض پیدا کرنے کی خاصیت) کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ دوا تجویز کی ہے

(۳) یونانی طریقہ علاج کی ایک کتاب "میزان الطب" میں مندرج ہے کہ اگر کسی کو باولا کتا کاٹ لے تو اُسے ہلکاؤ۔ HYDROPHOBIA کی بیماری سے بچنے کے لئے اُسی باولے کتے کا خون پلانا یا اس کا

جگر پہنچانا نفع بخش ہے۔ دُوسرے الفاظ میں یوں کہیئے کہ جو چیز بیماری کی محرک بنتی ہے۔ وہی شفا بھی دے سکتی ہے اسکی تائید ایک حالیہ اشاعت سے بھی ہوتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کُتے کے کاٹے کے لئے کُتے کا بال اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے) (بحوالہ پریس ریلیز منجانب سوسائٹی فار دی پرموشن آف ایسٹرن میڈیسن) ماخوذ از ہومیو پیتھک میگزین لاہور شمارہ ۱۱)

مکھی بے شک غلاظتوں پر بیٹھتی ہے اور جراثیم کو تندرست انسانوں میں منتقل کرتی ہے۔ مگر بقول شخصے (کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ) ایک مکھی آپ تک کتنی غلاظت پہنچا سکتی ہے؟ لیکن یہ آپ بالکل بھول جاتے ہیں کہ ہم ہر روز طوعاً یا کرہاً کتنی غلیظ اشیاء اور ادویہ استعمال کرنے میں قطعی کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے۔ دیکھیئے۔

(۱) گُڑ۔ شکر۔ کھانڈ۔ ڈبل روٹی وغیرہ تیار کرتے وقت انتہائی بد احتیاطی برتی جاتی ہے۔ صفائی کا مکمل فقدان ہوتا ہے۔ یقین جانیئے کہ اگر آپ ان اشیاء کو تیاری کے مراحل میں دیکھ لیں۔ تو ان کو ہمیشہ کے لیئے خیر باد کہہ لیں۔ مگر اس کے باوجود آپ میں سے بہت سے لوگ یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی انہیں استعمال کرتے ہیں۔

(۲) چیچک کا ٹیکہ (VACCINATION) جو چیچک کے حملہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ وہ پیپ دار مادے (COW-POX) سے تیار کیا جاتا ہے۔

(۳) بی۔سی۔جی۔ (B.C.G) "کے ٹیکے" تپدق کے جراثیم سے تیار ہوتے ہیں۔

(۴) اینٹی وینین۔ (ANTI-VENENE) اور اینٹی ٹکسن ویکسین ANTI-TOXIN- (VACCINE) بالترتیب "سانپ کے زہر" اور "گھوڑے کے کان کے خون" سے بنائی جاتی ہیں۔ یہ مار گزیدہ اشخاص اور خناق (ڈفتھیریا) میں مبتلا مریضوں کے واسطے تریاق کا کام دیتی ہیں اور بوقت ضرورت بعض حالتوں میں ان کا استعمال بالکل ناگزیر ہے۔

(۵) کھٹمل ایک نہایت ہی بدشکل اور بدبودار کیڑا (INSECT) ہے یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس کے کاٹنے سے کالا آزار اور ٹائیفس (TYRHUS) جیسے خطرناک امراض پیدا ہوتے ہیں مگر اسی کھٹمل سے ایک تیار شدہ دوا مرض "سوکھا" میں مجرب و اکسیر ہے۔

(۶) مکھی جس کی بابت اعتراض کیا گیا ہے بذات خود بطور دوا مستعمل ہے مکھی کے پروں کے نیچے موجود ایک مادہ سے ایک دوا (TROM BIDIUM) نامی تیار کی گئی ہے جو دستوں اور پیچش میں بڑی کارگر ثابت ہوئی ہے۔ اس دوا کے کئی دیگر فوائد بھی ہیں۔ تفصیل کے لیئے ملاحظہ ہوں۔

ا۔ مینوئل آف میٹریا میڈیکا از بھٹہ چاریہ اینڈ کو صفحہ ۱۷۵۵

MANUAL OF MATERIA MEDICA-BHATIACHARYYA AND CO-(PAGE 1755)

ب۔ پریکٹس آف میڈیسن (زیر عنوان دستوں کا علاج) (PRACTICE OF MEDICINE)

برادران ملت خیال کیجئے اور داد دیجیئے آنحضرت کے پیغمبرانہ فہم و فراست کی کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں مکھی کے پروں کے نیچے پوشیدہ شفابخش عنصر کا (جسکی صداقت اب جدید ریسرچ نے بھی کر دی ہے) کتنی صدیاں پیشتر علم عطا فرما دیا تھا۔ یاد رکھیئے کہ جب تک آپ مکھی کو مشروب میں غوطہ نہیں دے لیں گے۔ اس شفا بخش مادہ کا اس میں حل ہونا غیر یقینی ہے۔

(۷) بیسلینم (BACILLINUM)۔ سفلینم (SYPHLINUM) ہائیڈروفوبینم HYDRO-PHOBI-NUM بالترتیب مادہ مرض سے تیار کردہ ادویہ ہیں۔ انہوں نے دق و سل آتشک اور ہلکاؤ کی بیماری میں بہت نام پیدا کیا ہے۔

کہاں تک گنوں ایک نہیں سینکڑوں ایسی اشیاء اور ادویہ ہیں جو بادی النظر میں نہایت ہی غلیظ اور بُری خیال کی جاتی ہیں۔ مگر امراض مذکورہ میں ان کے استعمال کیئے بغیر صحتیاب ہونا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ پس جب ہم اپنے حکماء کو اس لئے برا نہیں جانتے۔ کہ انہوں نے بڑی مشکلات کے بعد بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے ایسی ادویہ تیار کی ہیں تو پھر ہمیں یہ کیا حق حاصل ہے کہ حضورؐ کے فرمان کو غلط ثابت کرنے کے لئے اپنے قلم اور لیبیٹروں کا سارا زور صرف کر دیں۔ جبکہ آپؐ نے بھی ہماری بہتری کے واسطے ہی ایسا فرمایا تھا۔ یہ مت بھولیئے کہ دنیا کی کوئی چیز حتیٰ کہ زہر بھی غیر مفید نہیں ہے۔ کیونکہ بسا اوقات زہر بھی ہمیں موت کے منہ سے بچا لیتا ہے ؎

چمن میں تلخ نوائی میری گوارا کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاقی
اقبال

جراثیم کے فوائد:۔ کہا جاتا ہے کہ مکھی جراثیم لاکر ہمیں بیمار کر دیتی ہے۔ مگر کیا آپ نے کبھی یہ بھی سوچا کہ اس ننھی مخلوق (جراثیم) سے بھی ہم کتنے فوائد حاصل کرتے ہیں؟ اگر یہ نہ ہوتے تو نہ معلوم ہمیں کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا اور ہمارا انجام کیا ہوتا؟

(۱) غور کیجئے کیا سُرخ و سفید جسیمے جو انسانی جسم میں بطور محافظ کام کرتے ہیں۔ جراثیم کی برادری سے تعلق نہیں رکھتے؟ لیکن یہ ہم کو بیرونی حملہ آوروں سے بچانے کے لیئے جدو جہد کرتے ہیں۔

(۲) کیا جراثیم ہی دودھ کو دہی اور دہی کو پنیر میں تبدیل کرنے کے کام نہیں آتے؟

(۳) کیا پھلوں کے رس سے بدوں جراثیم سرکہ تیار ہو سکتا ہے؟

(۴) کیا بعض جراثیم ہی کوڑا کرکٹ کھاد اور پتوں کے ڈھیر سے مل کر انہیں NITRATE میں تبدیل کرکے پودوں اور درختوں کی غذا نائٹروجن مہیا نہیں کرتے۔ نیز تعفن کا سدباب بھی نہیں کرتے؟

(۵) امریکہ میں دو پودے بٹرواٹ BUTTERWATISS اور سن ڈیو SUNDEWS نامی ایسے پائے جاتے ہیں جن کی غذا مکھی ہے۔ ان کے پتے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ اور جب کبھی کوئی مکھی ان پر بیٹھتی ہے تو وہ جھٹ بند ہو جاتے ہیں۔ یا مکھی ان کے پتوں سے چپک کر رہ جاتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان پودوں کو اپنی حالت برقرار رکھنے کیلئے نائٹروجن کی مطلوبہ مقدار نہیں ملتی اور وہ اس سقم کو مکھی کے جسم سے پورا کرتے ہیں یاد رہے کہ نباتات و حیوانات (بشمول انسان) کی ساخت میں نائٹروجن ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

ان امثال پر ایک نظر ڈالنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ دیگر جراثیم اور کیڑوں کی طرح مکھی میں بھی

جہاں کچھ نقائص ہیں، وہاں اس میں چند فوائد بھی ہیں۔ ہمارے اس خیال کی تائید قرآن پاک کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے جس میں خالق کائنات نے ہمیں بتایا ہے کہ "وما خلقنا السماء والارض وما بینھما باطلا" سورہ ص۔ (ہم نے زمین و آسمان اور ان کے مابین تمام اشیاء کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا ہے) اور فی الواقع ہمارا اس پر ایمان ہونا چاہیئے۔ کہ رب العزت نے جو کچھ پیدا کیا ہے۔ اس میں اگرچہ ظاہری طور پر ہم کو نقائص ہی کیوں نہ نظر آتے ہوں۔ تاہم ان میں کچھ فوائد ہونے سے انکار نہیں ہو سکتا۔ میڈیکل سائنس قدرت کے ہزاروں رازوں سے پردے ہٹا رہی ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب وہ وقت آئے گا۔ جبکہ ہر قسم کے جراثیم سے ہم فوائد حاصل کر سکیں گے۔ بالکل اسی طرح جیسے آج کل بھی ہم بعض جراثیم سے فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ اور وہ آج بھی ہمارے لئے باعثِ رحمت ثابت ہو رہے ہیں۔ مثلاً کزاز، ہلکاؤ، ہیضہ وغیرہ امراض کے خلاف کبھی قوتِ مدافعت پیدا کرنے اور ان امراض سے محفوظ رہنے کے لئے انہیں امراض کے پیدا کرنیوالے جراثیم سے تیار کردہ ادویہ اینٹی ٹیٹنس (ANTI-TETANUS) اینٹی کالرا (ANTI-CHOLERA) اور اینٹی ابیک ویکسین (ANTI-RABIC VACCINE) استعمال کی جاتی ہیں۔ بالفاظ دیگر "جو جراثیم کوئی بیماری پیدا کرتے ہیں۔ انہیں جراثیم سے ہم اُنکے ہم مثل جراثیم کو ختم کرنے کا کام بھی لیتے ہیں۔

خلاصہ (۱) ہر چیز دو اثرات رکھتی ہے ایک پہلا اثر (PRIMARY EFFECT)۔ اور دوسرا "اثر ثانی" (SECONDARY EFFECT) کہلاتا ہے۔

(۲) جو چیز جو بیماری یا مضرت پیدا کرتی ہے وہی چیز اس بیماری یا علامت سے نجات بھی دلا سکتی ہے۔

(۳) غلاظتیں اکثر اشیاء میں شامل ہوتی ہیں مگر انکے زیادہ فوائد اور کم نقائص کے پیشِ نظر ہم انہیں استعمال کئے بغیر نہ رہ سکتے ہیں اور نہ اُن کے فوائد سے انکار کر سکتے ہیں۔

(۴) جراثیم میں نقائص ہونے کے ساتھ ساتھ ان میں فوائد بھی ضرور ہیں اس کی تصدیق آیات قرآنی سے بھی ہوتی ہے۔

لہٰذا ان امور کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ متذکرہ بالا حدیث شریف صحیح ہے۔ اگر اب بھی انکار کیا جائے تو لامحالہ ان تمام ادویہ حکیموں اور ڈاکٹروں کے اقوال کو بھی غلط کہنا پڑیگا اور یہ ہمارے بس کا روگ نہیں۔ کیونکہ ان کے تجربات و مشاہدات اپنے فوائد کی خود شہادت دے رہے ہیں ٭

بقیہ شذرات صفحہ ۲ سے آگے

بین الاقوامی اتحاد کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس میں یہودی عورتوں کا وفد بھی آکر شریک ہوا۔ عربوں کو بجا طور پر ایران سے گلہ کرنا چاہیئے تھا۔ انہوں نے احتجاج کیا۔ اخباروں نے لکھا ہے۔ کہ شاہِ ایران نے احتجاج کا سخت جواب دیا اور تقریر میں یہ بھی کہا کہ بین الاقوامی کانفرنسوں میں اور اقوام متحدہ کے اجلاسوں میں عرب یہودیوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو ایران میں یہودن عورتوں کے آنے پر بُرا منانے کا ان کو کیا حق حاصل ہے۔ یہ بات شاہِ ایران کے مقام کے مناسب نہیں ہے عرب غیروں سے جہاں جنگ کرتے ہیں وہاں اپنوں سے ان کو گلہ کرنے کا حق حاصل ہے اور یہودیوں کا سوال صرف عربوں کا سوال نہیں بلکہ عالمِ اسلام کا سوال ہے۔

متحدہ اقوام میں شرکت اپنے بس کی بات نہیں ہے۔ مگر ایران اور عراق کی تقریبات تو اپنی اختیاری تقریبات ہیں۔ ایسی کانفرنسوں سے ان کو روکا جا سکتا ہے۔

اب عرب ممالک میں اس حرکت کے خلاف اچھا خاصا ہیجان ہے۔ خداتعالیٰ کرے کہ معاملہ سلجھ جائے ورنہ دشمنانِ اسلام کو عالمِ اسلام میں ریشہ دوانیوں کا مزید موقع ہاتھ لگے گا۔

اگر مسلم اقوام اور مسلم دُوَل آج اسلام کے ہر اس زریں اصول کو اپنا کر باہمی اخوت و مودّت اور بہترین روابط سے کام نہ لیں گے تو خطرہ ہے کہ کہیں وہ موجودہ مقام کو بھی نہ کھو بیٹھیں۔ ہمارا ابتدا سے یہ خیال ہے کہ مسلم اقوام کو دنیاداروں کی جماعت بندیوں سے علیحدہ ہو کر اتحادِ اسلام کی تحریک زندہ کرنی چاہیئے۔ یہ ایک مضبوط غیر جانبدار گروپ ہو سکتا ہے۔ جو ایک طرف سامراج کے بداثرات سے بچ سکیگا۔ اور دوسری طرف اشتراکی جراثیم کو جنوب کی طرف بڑھنے کا زبردست سدِّ راہ ثابت ہو گا۔ آج مسلمانوں نے نہیں جانا مگر دوسری نوزائیدہ سلطنتیں مسلسل اپنی غیر جانبداری کا اعلان کر رہی ہیں خداتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اہل اسلام کو باہم ملکر رہنے کے مواقع عطا فرمائے

یہاں تک لکھنے کے بعد اطلاع ملی کہ شاہِ ایران نے پریس کانفرنس میں یہ اعلان کر کے کہ ہم نے فلسطین کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ بلکہ آج سے دس سال پہلے ہم نے تسلیم کیا ہوا ہے حالات کو افسوسناک حد تک مکدر کر دیا ہے۔ اور اس کے بالمقابل عرب لیگ کی بائیکاٹ بیورو نے عرب ممالک کو ہدایت کی ہے کہ ۱۱ر اکتوبر میں ہونے والی تیل کانفرنس میں ایران کو شریک نہ کیا جائے بلکہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال ناصر نے ایران میں اپنا سفیر رکھنے کو غیر ضروری قرار دیا اور دوسری طرف حکومت ایران نے سفیر عرب جمہوریہ کو چوبیس گھنٹہ میں ایران سے چلے جانے کا حکم دیدیا ہے۔ گویا ایران اور عربوں کے تعلقات نے نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ وَاللّٰہُ عَلٰی مَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ۔

گر تو می خواہی مسلماں زیستن

نوعمر بچوں پر قرآن کی تعلیم کا اثر

نیست ممکن جز بقرآں زیستن

ذیل میں ہم مدرسہ قاسم العلوم متعلقہ انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور میں قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم پانے والے بچوں کے امتحان کا نتیجہ شائع کر رہے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلمان بچوں کی روحانیت کے لئے سکولوں اور کالجوں کی تعلیم زہر قاتل ہے۔ اس زہر کا تریاق قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم ہے۔ ان نوعمر بچوں کے جوابات ملاحظہ کرنے کے بعد قارئینِ کرام خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ تریاق کتنا ضروری ہے۔ اور عام طور پر والدین اس کی اہمیت سے کتنے غافل ہیں۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ

(اقبال رح)

نتیجہ امتحان سہ ماہی مدرسہ قاسم العلوم درس قرآن مجید و حدیث شریف

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر	اعزازی نمبر	پتہ
۱	فرخ عبید اللہ ملک	۱۰۰	۳	کالج آف اینیمل ہسبنڈری۔ لاہور
۲	خاور علی	۱۰۰		میٹرک مسلم ماڈل ہائی سکول۔ 〃
۳	بابو محمد شریف صاحب	۱۰۰		ریلوے ہیڈ کوارٹرز۔ 〃
۴	محمد طیب	۱۰۰		آٹھویں جماعت اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ 〃
۵	بابو فتح محمد صاحب	۱۰۰		پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ سنٹرل زون۔ 〃
۶	عبد الحمید مرزا	۱۰۰		دفتر پبلک سروس کمیشن۔ ویسٹ پاکستان 〃
۷	زاہد جاوید بٹ	۱۰۰		جماعت ہفتم سی رنگ محل مشن ہائی سکول۔ 〃
۸	کلیم اقبال راٹھور	۱۰۰		جماعت ششم۔ 〃 〃 〃 〃
۹	عطاء الٰہی	۱۰۰		〃 ہشتم سی۔ خزانہ گیٹ ہائی 〃 〃
۱۰	زبیر گلریز راٹھور	۱۰۰		میٹرک۔ گورنمنٹ سنٹرل ماڈل ہائی سکول 〃
۱۱	فخر الدین صدیقی قریشی	۱۰۰		〃 مسلم ماڈل ہائی سکول۔ 〃
۱۲	محمد شفیع	۱۰۰		ریلوے ہیڈ کوارٹرز لاہور۔ 〃
۱۳	آفتاب احمد	۱۰۰		دہم۔ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ 〃
۱۴	محمد اعجاز	۱۰۰		پارکس کیمیکل سپلائرز نیلا گنبد 〃
۱۵	محمد ہاشم	۹۳		مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ 〃
۱۶	قمر الاسلام	۹۰		مسلم ماڈل ہائی سکول۔ 〃
۱۷	زاہد عبید ملک	۸۵		نویں جماعت، گورنمنٹ سنٹرل ماڈل ہائی سکول
۱۸	راحت منیب ملک	۸۵		میٹرک گورنمنٹ سنٹرل ماڈل ہائی سکول 〃
۱۹	عبد الواحد	۸۵		نہم (ب) اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ 〃
۲۰	محمد عرفان تبریز ملک	۸۵		جماعت ششم۔ رنگ محل مشن ہائی سکول 〃
۲۱	محمد رضوان تبریز ملک	۸۵		〃 〃 〃 〃 〃
۲۲	خالد محمود اظہر	۸۰		نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنولوجی۔ لاہور
۲۳	دل محمد	۸۰		ہفتم سی۔ وطن اسلامیہ ہائی سکول 〃
۲۴	صفدر حسین	۸۰		ہشتم سی۔ مشن ہائی سکول 〃
۲۵	سلطان محمود	۸۰		اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ 〃
۲۶	محمد احمد	۸۰		دسویں جماعت اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ 〃
۲۷	محمد اقبال	۸۰		ہفتم سی۔ 〃 〃 〃 〃
۲۸	محمد آصف	۷۵		ہشتم (بی) مسلم ہائی سکول ۱ رام گلی 〃
۲۹	عبد الغفار	۷۵		سرتاج کمپنی۔ سائیکل شاپ گلبرگ 〃
۳۰	محمد طاہر	۶۰		آٹھویں جماعت اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ 〃
۳۱	محمد شبیر	۵۵		سٹی مسلم لیگ ہائی سکول۔ 〃
۳۲	محمد عارف ملک	۵۰		ساتویں جماعت رنگ محل مشن ہائی سکول 〃
۳۳	کاظم حسن	۵۰		خورشید الاسلام ہائی سکول فاروق گنج۔ 〃
۳۴	محمد افضل	۵۰		جماعت ششم۔ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ 〃
۳۵	محمد منیر	۴۵		اسلامیہ ہائی سکول مستی گیٹ۔ 〃
۳۶	رب نواز	۴۳		ہفتم اے اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ 〃
۳۷	خالد محمود	۴۰		ہفتم بی۔ مصری شاہ سکول۔ 〃
۳۸	منور علی	۴۰		مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ 〃
۳۹	محمد نعیم	۴۰		ہفتم سی۔ رنگ محل مشن ہائی سکول 〃
۴۰	فائز ملک	۴۰		پنجم بی۔ 〃 〃 〃 〃
۴۱	اعظم علی	۳۵		ایم۔ سی۔ پرائمری سکول۔ چوک نواب صاحب 〃
	محمد اشرف	۳۵		جماعت ششم۔ اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ 〃

امتحان سہ ماہی مدرسہ قاسم العلوم

درس قرآن مجید و حدیث شریف

وقت چار گھنٹے　　کل نمبر ۱۰۰

۱۔ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ج وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ج لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ج وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ج وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ط ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ٥

آیت ۱۵۲ سورۃ الانعام پارہ آٹھ کا ترجمہ کرو اور وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ جو فرمایا ہے تو کیا اس سے صرف ماپ تول کی تجارت مراد ہے یا ہر قسم کا لین دین بھی شامل ہے۔ اور اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو اس سے زمین پر جو فساد برپا ہوگا اسے مثالیں دیکر واضح کرو۔

۱
إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ۚ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِنْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ

آیت ۴۲ سورۃ الانفال پارہ دس کا ترجمہ کرو۔ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ جو فرمایا تو یہ قافلہ کس کا تھا وہ نیچے اتر کر کہاں چلا گیا تھا۔ وَلَٰكِنْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا (ترجمہ) لیکن اللہ تعالٰے کو کر ڈالنا تھا ایک کام جو مقرر ہو چکا تھا، اس سے کیا مراد ہے، اسے بیان کرو۔ (۲۰)

۲۔ پارہ آٹھ یا نو میں سے پانچ آیات کا ترجمہ لکھو۔ (۲۵)

۳۔ حدیث نمبر ۱۱۱:۔ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرَىٰ أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا۔ متفق علیہ۔ اس حدیث شریف کا مطلب بیان کرو۔ (۱۰)

۴۔ حدیث شریف نمبر ۱۳۶:۔ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَىٰ قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فرمایا أَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ کیا ایسے لوگ بھی ہوئے ہیں جنہوں نے دعوٰی نبوت کیا۔ تمہارے نزدیک یہ لوگ کیسے ہیں ۱۵

۵۔ حدیث شریف نمبر ۱۳۱:۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ اس حدیث شریف کا ترجمہ لکھو۔ (۵)

۶۔ تعلیم قرآن پاک اور حدیث شریف پر ایک مضمون لکھو۔ (۱۵)

۷۔ اپنی درسگاہ کے متعلق تحریر کرو۔ (۱۰)

جواب سوالات

فرخ عبید اللہ۔

۱۔ پارہ آٹھ سورۃ الانعام۔ آیت ۱۵۲۔

ترجمہ۔ اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اچھائی سے یہاں تک کہ پہنچ جائیں وہ سن بلوغ کو۔ اور پورا کرو ماپ اور تول انصاف کے ساتھ۔ نہیں تکلیف دیتا اللہ تعالٰے کسی نفس کو مگر اس کی وسعت کے مطابق۔ اور جب بھی کہو تو کہو انصاف کی بات اور اگرچہ وہ تمہارے رشتہ دار ہی ہوں۔ اور پورا کرو اللہ تعالٰے کے وعدے کو۔ یہ حکم ہے تمہارے لئے تاکہ تم یاد رکھو۔

مطلب:۔ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ اس سے مراد صرف ماپ تول ہی نہیں بلکہ اس میں ہر قسم کا لین دین شامل ہے کیونکہ ماپ اور تول کے لفظ تو صرف مثال کے لئے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالٰے کا حکم تو ہر قسم کے لین دین میں دیانتداری اور انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنے کا ہے۔ اللہ تبارک و تعالٰے کبھی کسی کو دھوکہ دہی، بے انصافی اور غیر دیانتداری کی اجازت نہیں دیتے۔ اس لئے ہمیں اس آیت شریف سے یہی چیز اخذ کرنی چاہیئے۔ کہ ہر قسم کے لین دین میں انصاف کیا جائے۔

اگر اللہ تعالٰے کے اس حکم پر عمل نہ کیا جائے تو ظاہر ہے ہر طرف کاروبار میں، لین دین میں اور ماپ تول میں بے انصافی شروع ہو جائیگی۔ اور بے انصافی ہی ایک ایسی چیز ہے جو تقریباً تمام جھگڑوں کی بنا ہے۔ مثال کے طور پر بلیک مارکٹنگ کو ہی لے لیجئے۔ جب کسی چیز کو صرف اس لئے غیر قانونی طور پر اسٹاک کر لیا جاتا ہے کہ جب اس کی کمی لوگوں کو اس چیز کا بھاؤ بڑھانے پر مجبور کر دے تو پھر اس وقت اسے مارکیٹ میں لایا جائے تو یہ ظاہراً ایک غیر منصفانہ عمل ہے اور عام تجارت میں اس کی کسی طرح بھی اجازت نہیں عوام کے لئے یہ ایک بہت بڑی مصیبت اور دکھ ہے کہ پہلے تو چیز میسر ہی نہ آئے اور جب آئے بھی تو دگنے چوگنے داموں پر۔ اس طرح ایک سادہ اور متوازن تجارت میں مشکلیں آ پڑتی ہیں اسی طرح ہر صورت میں جو کہ غیر منصفانہ ہو گی، فساد کا خطرہ ہے اس کی دوسری مثال سمگلنگ ہے یعنی ایک ملک کی سستی اشیاء جو اس ملک میں آسانی سے میسر آجاتی ہوں انہیں دوسرے ملک میں اپنی حکومت کی اجازت اور اسکے ٹیکس کے بغیر چھپ چھپا کر بھیجی جائیں۔ اس طرح سے دو قسم کے نقصان عمل پذیر ہوتے ہیں ایک تو سب سے بڑا نقصان یہ کہ اس چیز کے اپنے ملک میں کم ہو جانے کی وجہ سے اس کی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے دوسرے حکومت کو اس مال پر کوئی ٹیکس وصول نہیں ہوتا سمگلنگ کرنے والے۔ انہی داموں میں جو انہیں اپنا مال دوسرے ملک کے پاس بیچ کر حاصل ہوا تھا اس ملک کی سستی چیزیں اپنے ملک میں لا کر مہنگے داموں فروخت کرتے ہیں اس طرح وہ بے انصافی سے جو بھی رقم کماتے ہیں سب حرام ہوتی ہے۔ اب یہ حرام کی رقم جس جگہ بھی استعمال کی جائے گی اس سے کبھی بھی امن اور سلامتی قائم نہیں رہ سکتی کیونکہ حرام ہمیشہ اپنا اثر دکھا کر ہی رہتا ہے اور اس کا اثر فساد کے علاوہ کوئی نہ ہوگا۔ یہ تو اس کی موٹی موٹی مثالیں ہیں۔ جو ہر روز دیکھنے میں آتی ہیں۔ ورنہ لین دین میں بے انصافی ہزاروں طریقوں سے کی جاتی ہے۔ اور ہر طریقہ ناقص اور غلط ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ جیسا اللہ تعالٰے نے حکم دیا ویسے ہی ہر قسم کے لین دین میں انصاف اور دیانتداری برتیں۔

سوال نمبر ۴ ۔ حدیث شریف ۱۳۶۔ اس حدیث شریف میں أَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ کا مطلب ہے کہ میں پیچھا کرنے والا یعنی آخری ہوں۔ نہیں ہوگا اس کے بعد کوئی نبی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میرے بعد میری امت میں بہت سے دجال نکلیں گے یعنی وہ جھوٹے نبوت کا دعوٰی کریں گے لیکن ان میں سے کسی کی اطاعت بھی جائز نہیں کیونکہ اوپر کی حدیث شریف میں آپؐ یہ بتا چکے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

ایسے بہت سے شخص گزر چکے ہیں جو نبوت کا دعوٰی کرتے تھے۔ شاید آئندہ بھی کوئی ایسا ہو لیکن ہم پر ان کی مخالفت فرض ہے پہلا دجال یعنی مسیلمہ کذاب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ہی پیدا ہوا تھا۔ اس کا دعوٰی تھا کہ میں محمدؐ کے ساتھ نبوت میں شریک بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اس نے اپنے حواریوں کو کیونکہ زنا اور شراب کی اجازتِ عام دے رکھی تھی اس لئے بہت سے قبائلِ عرب جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے وہ زکوٰۃ سے بھی بچنے کے لئے اس کے ساتھ ہو گئے تھے۔ مسیلمہ کذاب نے دعوٰی نبوت اس طرح کیا کہ ایک دفعہ جب اس کا قبیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایمان لانے کے لئے آیا تو مسیلمہ کو پیچھے اپنے ڈیرے پر مال کی حفاظت کے لئے چھوڑ آیا۔ جب آنحضرتؐ کو قبیلہ والوں سے اس بات کا پتہ چلا تو آپؐ نے فرمایا کہ مسیلمہ ایسا شخص نہیں جس کو مال کی حفاظت کے لئے چھوڑا جا سکے۔ جب یہ قبیلے والے واپس گئے تو مسیلمہ نے سب سے پہلے انہیں یہی کہا کہ کیا محمدؐ نے تم سے یہ الفاظ نہیں کہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ دہرا دئے اور انہیں بتایا کہ کیونکہ میں محمدؐ کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں اس لئے وہ مجھے اچھے مقام پر دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ اس طرح اس کے قبیلے والے اس کے حمایتی ہو گئے۔

ایک اور شخص جس کو آنحضرتؐ نے معلم بنا کر ان کے قبیلے میں بھیجا تو اس نے وہاں جا کر مسیلمہ کے کہنے پر جھوٹ بولا۔ اور لوگوں سے کہنے لگا کہ محمدؐ نے مجھے یہ گواہی دینے کو بھیجا ہے کہ مسیلمہ نبوت میں برابر کا حقدار ہے۔ اس طرح بہت سے لوگ اسلام کو چھوڑ کر اس بے دین کے ساتھ شامل ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس فرقے نے بہت زور پکڑ لیا۔ مسیلمہ نے چالیس ہزار کے قریب ایک پوری فوج بنا لی۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے عہد کے شروع ہی میں اس فتنے کو دبانے کے لئے فوج بھیجی لیکن انہوں نے شکست کھائی۔ پھر جس فوج کو اس پہلی فوج کی کمک کے طور پر بھیجا گیا تھا اس نے بھی اکیلے ہی حملہ کر دیا اور شکست کھائی۔ آخر کار حضرت صدیق رضؓ نے حضرت خالدؓ سیف اللہ کو اس فتنہ کے خاتمہ کے لئے بھیجا اور حکم دیا کہ ان کا ایک آدمی بھی زندہ نہ چھوڑا جائے بلکہ ایک، ایک کو چن چن کر قتل کر دیا جائے۔ اس جنگ میں ان مرتدوں کے تیس ہزار آدمی واصل جہنم ہوئے اور ایک ہزار کے قریب مسلمانوں نے شہادت کا رتبہ حاصل کیا مسیلمہ کذاب اس جنگ میں مارا گیا۔ اس کو ایک روایت کے مطابق اس حبشی نے جو حضرت حمزہؓ کا قاتل تھا ایک اور صحابی کے ساتھ مل کر قتل کیا۔ اس طرح جو انجام اس دجال اور اس کے فرقے کا ہوا وہ بالکل صحیح اور رسول اکرم صلعم کے کہنے کے مطابق ہوا۔ اسی طرح اور بھی بہت سے لوگوں نے نبوت کا دعوٰی کیا ان کے جھوٹے دعووں کو خاک میں ملا دیا گیا۔

سوال ۶ تعلیم قرآن پاک و حدیث شریف

جیسے کہ ہر جاندار کے زندہ رہنے کے لئے پہلے ہوا کی ضرورت ہے اور اس کے بعد کھانے پینے کی اور ان دونوں میں سے کوئی بھی غیر ضروری نہیں۔ بالکل اسی

طرح ہمیں دین اسلام پر قائم رہنے کے لئے قرآن پاک کی تعلیم کی بھی ضرورت ہے۔ اور حدیث شریف کی بھی۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے رسول کریم صلعم کی طرف بھیجا گیا۔ مکمل صحیح۔ باحکمت اور بابرکت آخری کتاب ہے جس میں اتنی خوبیاں ہوں اس کی تعلیم سے بڑھ کر اور کوئی بہتر تعلیم کیا ہو سکتی ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کتاب پاک میں جو خوبیاں رکھی ہیں ہمیں ان کے مقابلہ میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی علم نہیں۔ پھر بھی ہماری عقل ناقص اس کی جن جن گہرائیوں کو پالیتی ہے انہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت عملی کے متعلق ہمارا احساس جاگ اٹھتا ہے۔ قرآن مجید میں ہر قسم کے احکام درج ہیں۔ اس میں دنیا و آخرت میں پیش آنے والے ہر مسئلہ کا حل پوشیدہ ہے۔ جنہیں بڑی محنتوں اور کاوشوں کے بعد معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اس پر عمل کر کے ہم دنیا میں بہتر زندگی گذار سکتے ہیں اور آخرت میں بھی نجات کی راہ اختیار کر سکتے ہیں۔ وہ باتیں یا وہ راز جو قرآن مجید میں دیئے ہوئے ہیں انہیں حدیث شریف کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے قابل سمجھ بنا دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے احکام کو تفصیل کے ساتھ حدیثوں میں بتایا تاکہ ہم آسانی سے ان پر عمل کر سکیں۔ مثلاً قرآن حکیم میں نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ کا حکم تو دے دیا گیا ہے لیکن ان کی وضاحت ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے سوائے کہیں سے پتہ نہیں چل سکتا۔ ہم حدیث شریف کے بغیر قرآن مجید کے متعلق بالکل بہرے ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث شریف کی تعلیم بھی لینی چاہیئے تاکہ ہم سیدھے راستہ پر چل کر آخرت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی پناہ لے سکیں۔ آمین۔

سوال ۷ درسگاہ

مدرسہ قاسم العلوم کو ہم اس ہیرے سے تشبیہ دے سکتے ہیں جو اپنے ارد گرد کے ماحول سے بے پرواہ اپنی چمک کو قائم رکھتا ہے۔ اور جوں جوں زمانے کی رگڑ اس کو لگتی جاتی ہے۔ اس کی آب و تاب میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

بالکل اسی ہیرے کی طرح ہمارا مدرسہ اپنے اردگرد کے گندے اور گمراہ کن ماحول کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی چمک اور اپنی کرنیں متواتر فضا میں نچھاور کر رہا ہے اور جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے اس کی چمک اور اس کی قدر و منزلت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ جب ہمارا مدرسہ شروع ہوا تو پانچ طالب علم اس میں شامل ہوئے تھے۔ لیکن آج ماشاء اللہ دو وقت کی روزانہ کلاسوں میں پچیس سے زیادہ طالب علم صبح اور اتنے ہی شام کو علم دین سے منور ہوتے ہیں۔ اب صرف اس ہی بات سے اس مدرسہ کے متعلق رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ یہ علم دین کی ترقی میں کس قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

خاور علی

سوال ۱ (ب) ترجمہ آیت شریف:۔ جب تم تھے نزدیکی کنارے پر اور وہ تھے پرے کنارے پر اور جب قافلہ تم سے نیچے اتر گیا اور اگر تم وعدہ کرتے آپس میں تو نہ پہنچتے ایک ساتھ لیکن اللہ تعالیٰ نے کر ڈالنا تھا ایک کام جو مقرر ہو چکا تھا۔ جس نے ہلاک ہونا تھا سو وہ ہلاک ہو دلیل قائم ہونے کے بعد اور جس نے زندہ رہنا تھا وہ زندہ رہے دلیل قائم ہونے کے بعد یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والے جاننے والے ہیں۔

مطلب:۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ یہ بتلا رہے ہیں کہ مسلمانو! جس وقت تم مدینہ منورہ کے نزدیک تھے اور کافر مدینہ سے دور تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ خود معرکۂ بدر کا نقشہ بیان فرما رہے ہیں اور بتلا رہے ہیں کہ کس طرح ہم نے دونوں فوجوں کو لا کر اکٹھا کیا۔ یہ جو فرمایا کہ قافلہ تم سے نیچے اتر گیا تو اس سے مراد ابوسفیان کا قافلہ تھا جو کہ سمندر کی طرف تقریباً تین میل نیچے چلا گیا تھا۔ غالباً مسلمان کافروں کا مقابلہ کرنے سے ذرا گھبراتے تھے۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ کافروں کے پاس سامان اور ان کی جمعیت بھی مسلمانوں سے کہیں زیادہ تھی کافر لوگ اس لئے گھبراتے تھے کہ مسلمان تو آگے ہی لڑنے مرنے کو تیار ہیں جو ہم کو بھی خواہ مخواہ ماریں گے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم آپس میں وعدہ کرتے تو نہ پہنچتے ایک ساتھ لیکن اللہ تعالیٰ نے حسن تدبیر سے دونوں فوجوں کا آمنا سامنا کر دیا کیونکہ ابوسفیان اپنا قافلہ لیکر مدینے سے گزر رہا تھا تو مسلمان ان کو لوٹنا چاہتے تھے لیکن جب کافروں کو معلوم ہوا کہ ہمارے آدمیوں کا قافلہ لوٹا جا رہا ہے تو مدد کے لئے آئے لیکن ابوسفیان مدینے سے تین میل سمندر کی طرف ہو گیا اور مسلمان ان کا تعاقب کرتے ہوئے بدر کے مقام پر پہنچ گئے لیکن عرب لوگوں کا یہ اصول نہیں کہ وہ میدان جنگ سے بھاگ آئیں اس لئے دونوں فوجوں کا مقابلہ کرایا گیا۔ جہاں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح دی وہاں کافروں کے چیدہ چیدہ سردار مارے گئے۔ لیکن یہاں جو فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کر ڈالنا تھا وہ کام جو اس نے مقرر کیا ہوا تھا یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ مسلمانوں اور کافروں کو آپس میں جمع کرنا تھا اور فیصلہ کر دینا تھا۔ کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون (۱) اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ حق اور باطل صاف ظاہر ہوں (۲) مسلمانوں کو عروج حاصل ہو، کافروں کو مغلوب کیا جائے اور یہ بھی بتا دیا جائے کہ دونوں میں سے حق پر کون ہے (۳) مسلمانوں کی حمایت کرنی تھی (۴) جو لوگ اسلام کے دشمن تھے ان کو ختم کرنا تھا۔ کہ راستہ صاف ہو تاکہ اسلام بلا روک ٹوک پھیل سکے۔

سوال ۲ پارہ ۹ آیت ۲۳ : ترجمہ:۔ اگر اللہ تعالیٰ دیکھتے ان میں کچھ بھلائی تو ان کو سنا دیتے اور اگر اب سنائے تو وہ ضرور منہ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

پارہ ۹ آیت ۲۹:۔ اے ایمان والو اگر تم ڈرتے رہے تو اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دیں گے تمہارے حق میں اور دور کر دیں گے تم سے تمہارے گناہ کو اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والے ہیں۔

سوال ۵:۔ حدیث شریف نمبر ۱۳۴ :۔ کے مطابق اگر دیکھا جائے تو آپ خود فرما رہے ہیں کہ میں عاقب ہوں۔ اور صاف الفاظ میں بتایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس کے بعد کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کرے تو یہ دعوےٰ ظاہراً جھوٹا ہو گا۔ ہمارے نزدیک تو ایسے لوگ جنہوں نے آپ کی احادیث کو جھٹلایا اور من گھڑت باتیں بنائیں وہ خارج از اسلام اور مردود ہیں۔

سوال ۶ قرآن پاک ہی ایک ایسی کتاب ہے جو اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی سچی کتاب ہے دنیا میں اس وقت یہی ایک سچی اور الہامی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ کتاب ہم ہی نے نازل فرمائی اور ہم ہی اسکے ذمہ دار ہیں۔ اس لئے تقریباً چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی ہم وہی قرآن پاتے ہیں جو چودہ سو سال پہلے تھا۔ دوسرے یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے سینہ میں محفوظ رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں صاف چیلنج دیا ہے کہ اگر یہ ہماری طرف سے نہیں آئی تو اس کی طرح کی ایک آیت بنا کر دکھاؤ لیکن عرب کے بڑے بڑے مصنفوں نے سر سے لیکر پاؤں تک زور لگایا مگر اس جیسی ایک آیت بھی نہ بنا سکے۔ اب جبکہ بڑے بڑے مصنف اس جیسی کوئی آیت نہ بنا سکے تو صاف ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ دنیا میں قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہر قسم کا علم موجود ہے۔ مثلاً سیاست، تجارت۔ معاشرت، امن اور جنگ کے متعلق ہر قسم کے احکام اس میں سے لئے جا سکتے ہیں۔

افسوس صد افسوس کہ جو لوگ قرآن کی تعلیم حاصل نہیں کرتے۔ اور دوسرے گمراہ کن راستے کی طرف بھٹکے ہوئے ہیں وہ جدید تعلیم حاصل نہیں کر رہے بلکہ ایک گمراہی کے گڑھے میں گرنے والے ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیم ہی سے انسان صحیح انسان بنتا ہے اور اس کی روشنی میں ہی اپنی اصلاح کر سکتا ہے۔ قرآن پاک کی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے جو خرابیاں نمودار ہو رہی ہیں یہ فرقہ بازی انہیں میں سے ہے۔ قرآن اپنا رنگ ضرور دیتا ہے اگر آج بھی ہم دنیا میں اچھائی اور آخرت میں نجات چاہتے ہیں تو قرآن کی تعلیم پر عمل کریں۔ صرف مسلمان کو ہی یہ فخر حاصل ہے کہ اپنے نبی کی احادیث محفوظ ہیں۔ دوسرے اہل کتاب پر جو کتابیں نازل ہوئی تھیں انہوں نے تو ان میں بھی اپنی عقل لڑائی شروع کر دی حدیث شریف قرآن مجید کی شرح ہے۔ اگر خالی قرآن ہی پر عمل کیا جائے اور حدیث کو مدنظر نہ رکھا جائے تو تب بھی گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ یعنی نماز قائم کرو لیکن اس کا طریقہ ہمیں حدیث شریف میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث شریف کی تعلیم کتنی ضروری اور لازمی ہے۔

محمد شریف کھوکھر نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹر آفس لاہور

سوال ۱

آیت ۴۲ سورۂ الانفال پارہ ۱۰

جب تم تھے نزدیک کے کنارے پر اور وہ تھے پرلے کنارے پر اور قافلہ تم سے نیچے اتر گیا تھا۔ اگر تم وعدہ کرتے آپس میں تو نہ نبھا سکتے وقت مقررہ پر لیکن کر دیا اللہ تبارک تعالیٰ نے وہ کام جو کرنا تھا فیصلہ کے مطابق۔ تاکہ ہلاک ہو جائے جس نے ہلاک ہونا ہو حجت قائم ہونے کے بعد اور جس نے زندہ رہنا ہو وہ زندہ رہے حجت قائم ہونے کے بعد اور یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ سننے والے اور جاننے والے ہیں۔ قافلہ ابوسفیان کا تھا جو کہ ملک شام سے تجارت کا مال لے کر مکہ معظمہ کی طرف جا رہا تھا۔ جب اس قافلہ والوں کو پتہ چلا کہ مدینہ منورہ کے لوگ اس قافلہ پر تشدد کرنے کے لئے آ رہے ہیں تو انہوں نے اصلی راستہ کو چھوڑ کر دوسرا راستہ جو سمندر کے ساتھ ہو کر مکہ معظمہ کو پہنچتا ہے پر گامزن ہو گئے اور بچ کر نکل گئے۔ مگر اس سے پیشتر جب مکہ والوں کو یہ خبر ہوئی کہ مدینہ طیبہ میں ان کے سردار ابوسفیان کے قافلہ کو لوٹنے کی تدابیر ہو رہی ہیں تو انہوں نے ابوسفیان کی حمایت کیلئے بہت سا لشکر مدینہ شریف کی طرف روانہ کیا جو اتفاق سے اپنے قافلہ (یعنی ابوسفیان والا) کو نہ مل سکے اور خدائے پاک کی قدرت کاملہ سے مکہ شریف کے اسی راستہ پر آ نکلے جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو لا کر تشریف فرما تھے۔ چنانچہ دونوں لشکروں کا مقام بدر پر آپس میں مقابلہ ہوا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ جو لوگ کفار کی طرف سے مارے گئے وہ جہنم رسید ہوئے اور جو لوگ مسلمانوں کی طرف سے شہید ہوئے وہ خدا کی بارگاہ میں مقبول ہوئے اس سے مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کفار مکہ کو مسلمانوں کے مقابلہ میں اپنی قدرت کاملہ سے لا کر کھڑا کر دیا تھا۔ حالانکہ مسلمانوں کا قطعاً کوئی ارادہ نہ تھا کہ لڑائی لڑی جائے خدائے پاک کا یہی ارادہ تھا۔

سوال ۷ درسگاہ

ہماری درسگاہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے یہ لائن سبحان خان اندرون دروازہ شیرانوالہ لاہور میں واقع ہے اس میں مولانا حافظ حمید اللہ صاحب ہمیں قرآن مجید اور احادیث پاک کی تعلیم دیتے ہیں۔ پڑھانے کا طریق بہت عمدہ ہے سب کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے ہیں سبق باقاعدہ سنا جاتا ہے تاکہ یاد ہو جائے۔ قرآن مجید کا ترجمہ اور تشریح خوب بیان فرماتے ہیں جس سے دین کی کافی سمجھ آ جاتی ہے۔ اس درسگاہ میں سکولوں اور کالجوں کے لڑکے اور چند ایک دفاتر کے ملازم بھی شامل ہیں۔ ماشاء اللہ ہماری درسگاہ کی تعداد دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کے اخلاق پہلے کی نسبت بہت سدھر گئے ہیں تقریباً سب کو ان کی برکت سے برائی سے نفرت ہونے لگی ہے اور نیکی کی طرف رغبت۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت عطا فرمائے اور مرتے دم تک اس نعمت سے مستفید فرمائے۔ اس مدرسہ میں ہم سے پڑھائی کا کوئی معاوضہ نہیں لیتے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے بزرگوں کی عمر میں برکت دے۔ اور ایمان کامل عطا فرمائے آمین۔

محمد طیب ہشتم سی اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور

سوال ۲ ۔ پارہ ۹ سورہ انفال آیت ۳۳۔ اور اللہ تعالیٰ ان پر ہرگز عذاب نہیں کرے گا جب تک آپ ان میں رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہرگز عذاب نہیں کرے گا جب تک وہ معافی مانگتے رہیں گے۔

سوال ۴ ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ نے فرمایا میں نبیوں اور رسولوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے دعوئے نبوت کیا ہے۔ جبکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشینگوئی کی تھی کہ میرے بعد میری امت میں ۳۰ دجال وارد ہونگے مگر تم کسی کو نہ ماننا۔ بعض لوگوں نے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے ہی میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا مگر ابوبکر رضہ نے ان کو قتل کروا دیا جو جو ان پر ایمان لایا اب اس کی قبر میں کسی ایسے بزرگ کو جسے کشف قبور حاصل ہو دکھاؤ تو تمہیں بتلائے کہ ان کا حال قبروں میں کیا ہے ان لوگوں کو قرآن پاک اور حدیث شریف سے کوئی واسطہ نہیں ہو سکتا جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ دجال ہے دجال ہے اور بالکل دجال ہے اس سے بچو۔ اے مسلمانو ان کا کوئی دین نہیں اور یاد رکھو اگر تم اس کے راستہ پر چلوگے تو اتنے جوتے پڑیں گے کہ سبحان اللہ ہوش قائم ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے راستے سے دور رکھے اور اپنے صحیح اور سچے دین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سوال ۶ ۔ تعلیم قرآن پاک اور حدیث شریف

اس تعلیم کا حاصل کرنا ہر مسلمان عاقل اور بالغ پر فرض ہے جو لوگ اس سے بے بہرہ رہتے ہیں وہ کسی کام کے نہیں ہوتے۔ چاہے دنیا کی کتنی ہی بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کر لیں قرآن رسول اکرم پر ۲۳ برس میں نازل ہوا۔ اور کئی لوگ ایسے بھی ہیں کہ ہمارا لڑکا پہلے دو سال سے پڑھ رہا ہے اور ابھی قرآن ختم نہیں ہوا دیکھئے انہیں یہ بات کرتے ہوئے شرم نہیں آتی ارے عقل کر د۔ جو کتاب ۲۳ برس میں نازل ہوئی وہ ۲ سال میں کس طرح ختم ہو سکتی ہے۔ اس کا ایک معجزہ دیکھئے کہ جو کوئی چاہے حفظ کر سکتا ہے ایک حافظ نے قرآن مجید کو چھ ماہ میں حفظ کر لیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی کا معجزہ ہے۔ ورنہ دنیا کی کوئی کتاب اتنی تھوڑی مدت میں یاد نہیں ہو سکتی۔

حدیث شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اعمال کو کہتے ہیں۔ ان میں ہماری زندگی کے بعض مسئلے حدیث شریف سے حل ہوتے ہیں مثلاً نماز کا حکم قرآن مجید میں آتا ہے اور اس کا مفصل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم دونوں بہت ضروری ہیں جو لوگ اس سے بے بہرہ رہتے ہیں وہ بیوقوف اور جاہل ہوتے ہیں یہ بدنصیب لوگ ہیں اللہ انہیں تعلیم قرآن اور تعلیم حدیث شریف کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سوال ۷ درسگاہ

یہ عمارت قرآن مجید، حدیث شریف اور علوم دینیہ کے لئے وقف کر دی گئی ہے۔ اس میں بہت سے قریب لڑکے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کی بنیاد خالص اور حلال کے مال سے رکھی گئی ہے۔ اگر یہ حلال کے مال کی نہ ہوتی تو ہم اس میں قرآن و حدیث نہ پڑھ سکتے اللہ تعالیٰ اسے قیامت تک قائم رکھے اس کا نام مولانا حضرت محمد قاسم رحمۃ اللہ کے اسم گرامی پر قاسم العلوم رکھا گیا ہے۔ یہاں دو وقت کلاسیں ہوتی ہیں۔ صبح اور شام۔ ہمارے امتحانوں کے بڑے فائدے ہیں۔ ایک تو لڑکے کی قابلیت کا علم ہو جاتا ہے دوسرے اسلام کے خلاف لکھنے والوں کا جواب دینے میں آسانی ہو جاتی ہے ہمارے استاد صاحب ہمیں ہر قسم کے مسئلے بتلاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں زندہ اور خوش و خرم رکھے۔ آمین۔

فتح محمد قریشی صاحب

سوال ۲ ۔ سورۃ الانفال پارہ ۹ آیت ۲۷۔ ترجمہ:۔ اے ایمان والو! نہ خیانت کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ خیانت کرو آپس کی امانتوں میں۔ اور تم جانتے ہو۔ آیت ۳۰ اور جس وقت کافر مشورہ کر رہے تھے کہ قید کر لیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا قتل کر دیں یا دیس بدر کر دیں اور وہ مکر کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والے ہیں۔

سوال ۴ ۔ یہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اگر آپ کے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے۔ ہمارا ابھی اس پر ایمان ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک شخص نے دعوئے نبوت کیا تھا اور ان کے بعد بھی کئی مدعیان نبوت ہوئے۔ تمام علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ایسے لوگ خارج از اسلام ہیں۔

سوال ۶ ۔ صحیح طور پر توحید کی صداقت کا پتہ تبھی چلتا ہے۔ جب قرآن مجید اور حدیث شریف دونوں کی تعلیم کسی عالم باعمل سے حاصل کی جائے ان کی تعلیم سے دین و دنیا دونوں سدھر جاتے ہیں۔

اور انسان صحیح معنوں میں انسان بن جاتا ہے۔ بشرطیکہ قرآن کے بتائے ہوئے حکموں کی تعمیل اور حدیث شریف کی پیروی کی جائے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان دونوں پر عمل کرنے کی توفیق دیں۔ آمین۔

سوال ۲ ۔ آیت ۳۱ پارہ ۹ سورہ انفال۔ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں تو کہتے ہیں سن لیا ہم نے۔ اگر ہم چاہیں تو لے آویں اس جیسی۔ یہ تو کچھ بھی نہیں مگر پہلے لوگوں کی کہانیاں

عبدالحمید ۲/۱۷ ملازم پبلک سروس کمیشن ٹیسٹ پاکستان لاہور

سوال ۶ تعلیم قرآن پاک و حدیث شریف

نبی اکرمؐ فرماتے ہیں۔ کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو پڑھے اور پڑھائے۔ مندرجہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک کی تعلیم و تدریس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کیا درجہ رکھتی ہے۔ یعنی معلم و متعلم قرآن سب سے بہتر شخص قرار دیا گیا ہے

کیونکہ تعلیم قرآن انسان کو سچا مسلمان بناتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کا پتہ چلتا ہے۔ انسان معلوم کرتا ہے کہ کونسی چیزیں اللہ تعالیٰ کو پسند اور کون کون سی چیزیں ناپسند ہیں۔ حلال و حرام کا پتہ چلتا ہے۔ قرآن پاک پڑھنے سے انسان کو اگلی امتوں کے حالات کا پتہ چلتا ہے کہ ان میں کونسی برائیاں اور کونسی خوبیاں تھیں۔ ان کا انجام کیا ہوا۔ اس طرح انسان ان چیزوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے جو کہ پہلی امتوں کی ہلاکت کا باعث بنیں۔ قرآن حکیم کے پڑھنے سے ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی اقتصادی سماجی حالت اور گھریلو زندگی کو کسطرح پرسکون بنا سکتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں ایسے زریں اصول بتائے گئے ہیں جن سے انسان اپنی معاشی حالت ٹھیک کر سکتا ہے۔ غرضیکہ قرآن حکیم میں جنگ کے متعلق زبردست قوانین بتائے گئے ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان کبھی شکست نہیں کھا سکتا۔

قرآن حکیم تو امر و نہی کا حکم دیتا ہے اور قرآن کی خوبی ہے کہ نہایت اختصار سے کسی حکم کو بتاتا ہے کیونکہ بہتر کلام وہ ہے جو قلیل ہو مگر با دلیل ہو اور یہی قرآن حکیم کی خوبی ہے کہ تھوڑے لفظوں میں زیادہ باتیں بتائی گئی ہیں۔ اس لئے حدیث شریف قرآن حکیم کی تشریح کرتی ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ نماز پڑھو لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ نماز کس طرح پڑھنی ہے۔ یہ بات حدیث شریف سے معلوم ہو گی کہ نماز کس طرح پڑھنی چاہیئے۔ اور اس کے اوقات کیا ہیں۔ احادیث نبوی ؐ سے پتہ چلتا ہے کہ فلاں آیت قرآن کا شانِ نزول کیا ہے اور یہ کس لئے نازل ہوئی۔ یعنی احادیثِ نبوی ؐ قرآن حکیم کی تفسیر ہیں۔ یعنی آپ کے اقوال، کردار و افعال قرآن کے مطابق تھے۔ اور احادیث نبوی ؐ بھی تو رسول اللہ ؐ کے اقوال و افعال ہیں۔ جو کچھ آپ نے کیا اس کو کسی صحابی ؓ نے نقل کر لیا۔ جو کچھ آپ نے کہا اس کو کسی صحابی ؓ نے یاد اور بعد میں ان کو کتابی شکل دے دی گئی تاکہ عامۃ المسلمین ان سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے سوا کچھ نہیں کہتے۔ اس لئے جو کچھ حضور ؐ نے فرمایا وہ عین اللہ کی مرضی کے مطابق تھا۔

ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ تعلیم قرآن پاک کے ساتھ ساتھ تعلیم احادیث نبوی ؐ بھی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس طرح ہم صحیح قرآنی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ منکرین حدیث کس طرح قرآنی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہونگے کیونکہ قرآن میں نماز کا حکم تو آگیا لیکن طریقۂ نماز، وقت نماز کا تعین کرنا نہیں آیا۔ ہم حیران ہیں کہ منکرین حدیث کس طرح آیتِ قرآنی کے شانِ نزول تعین کرتے ہونگے اس لئے ہمیں چاہیئے قرآنِ پاک کی تعلیم حدیثِ نبوی کی روشنی میں حاصل کریں۔

سوال ۷ ہماری درسگاہ

ہمارے مدرسہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے یہ مدرسہ انجمن خدام الدین کے ماتحت چل رہا ہے۔ اس انجمن کے امیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ ہیں۔ اس مدرسہ میں آپ کے صاحبزادے صبح و شام قرآنِ پاک اور حدیث شریف کی تعلیم دینے میں مشغول رہتے ہیں۔ اس مدرسہ میں تین کلاسیں ہیں۔ ایک کلاس صبح نماز فجر کے بعد لگتی ہے جس میں قرآنِ پاک با ترجمہ و حدیث شریف پڑھائی جاتی ہے دوسری جماعت نماز مغرب کے بعد نماز عشاء تک لگتی ہے اس میں بھی قرآنِ پاک و حدیث شریف کا ترجمہ و مطالب اہل السنت والجماعت کے عقیدہ پر پڑھایا جاتا ہے۔ ان دو جماعتوں کے معلم مولانا حمید اللہ ہیں۔ اس مدرسہ میں سکولوں، کالجوں، کاروباری اور دفتروں کے حضرات صبح و شام قرآنِ پاک و حدیث شریف کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

ہمارے مدرسہ کی ایک شاندار لائبریری ہے جسمیں بے شمار قیمتی اور نایاب کتابیں ہیں۔ مدرسہ کے طالب علموں کو مفت کتب مہیا کی جاتی ہیں۔ ہمارے مدرسہ کا انتظام بہترین قسم کا ہے خدا اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم رکھے۔ آمین۔

کلیم اقبال اطہر

سوال ۱

ترجمہ آیت شریف، جب تم تھے نزدیکی کنارے پر اور وہ تھے پرلے کنارے پر اور قافلہ نیچے اتر گیا تھا تم سے۔ اور اگر تم وعدہ کرتے آپس میں تو نہ پہنچتے وقت مقررہ پر لیکن کرنا تھا اللہ تعالیٰ نے ایک کام جس کا فیصلہ کر لیا تھا اس نے سو جس نے مرنا ہے مرے حجت قائم ہونے کے بعد اور زندہ رہے جس نے زندہ رہنا ہے حجت قائم ہونے کے بعد اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔

• مطلب :۔ وہ قافلہ ابوسفیان کا تھا اور وہ جناب رسول اکرم ؐ سے بچ کر میدان بدر سے تین میل دور سمندر کے کنارے ہوتا ہوا مکہ پہنچ گیا تھا یہ ایک ایسا کام تھا جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہوا تھا سو وہ اسے کرنا ہی تھا۔

سوال ۳

مطلب حدیث شریف۔ یعنی جو لوگ دوزخ میں جائیں گے ان میں سب سے تھوڑے عذاب والا وہ شخص ہو گا جس نے دو پاپوش پہنے ہونگے۔ دو تسمے بھی ہونگے جو آگ کے بنے ہوئے ہونگے۔ اسی واسطے اس کا دماغ ابل رہا ہو گا جس طرح ہانڈی ابلتی ہے اور وہ یہ سمجھے گا بھی نہیں کہ اس سے بڑے عذاب والا بھی کوئی اور شخص ہے۔ حالانکہ وہ دوزخ میں جانے والوں میں سب سے تھوڑی تکلیف میں ہو گا۔

سوال ۲

پارہ ۹ آیت ۳۹۔ اور قتل کرو ان کو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور ہو جائے حکومت اللہ تبارک تعالیٰ کی اور اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے انکے کاموں کو۔

پارہ ۹ آیت ۳۶ جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں تاکہ روکیں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے سو وہ ابھی اور خرچ کریں گے پھر ان کو ہوگی حسرت پھر وہ مغلوب کئے جائیں گے اور جو لوگ کافر ہیں ہانکے جائیں گے جہنم کی طرف۔

سوال ۶ تعلیم قرآنِ پاک اور حدیث شریف

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی سب سے بہتر کتاب ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اسے پڑھیں۔ اس کو زبانی یاد کریں۔ اس کا ترجمہ سیکھیں اور ساتھ ساتھ سبق بھی حاصل کریں۔ اس کے پڑھنے سے دل میں اللہ تعالیٰ کا رعب پیدا ہوتا ہے۔ اور عادتیں بھی بدل جاتی ہیں۔ اور دل میں نیکی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے۔ اسے پڑھنا اور یاد رکھنا ثواب کا کام ہے بعض مسئلے ایسے ہیں جو ہمیں حدیث شریف کی مدد کے بغیر پتہ نہیں چلتے۔ اس میں ایسی ایسی چیزیں لکھی ہوئی ہیں کہ انسان دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے۔

سوال ۷ درسگاہ

ہماری درسگاہ میں بہ کے قریب لڑکے پڑھتے ہیں۔ یہاں پڑھنے سے پہلے ہماری عادتیں اچھی نہ تھیں۔ لیکن اب ہم اچھی حالت میں ہیں ہر وقت ہم بیکار بیٹھے رہتے تھے۔ ادھر ادھر پھرتے تھے اور شریر تھے تمیز بھی نہ تھی۔ لیکن اب خدا کا شکر ہے۔ کہ ہم کو سیدھے راستہ پر ڈالا نیکی کرنے اور نماز پڑھنے کا شوق بھی پیدا کیا۔ ہمارے مولوی صاحب بہت اچھی طرح پڑھاتے ہیں اور بہت خوش مزاج ہیں۔ یہاں ہم قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھتے ہیں۔ ہمارا سبق جمعہ اور اتوار کے روز دوپہر کے وقت بھی ہوتا ہے۔ اس کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے۔ یہاں امتحان بھی ہوتے ہیں۔ یہاں دن بدن لڑکے زیادہ ہی ہوتے جاتے ہیں۔ اس لئے یہاں دو جماعتیں بنا دی گئی ہیں

زاہد جاوید بٹ

ہفتم سی۔ رنگ محل مشن ہائی سکول۔ لاہور

سوال ۱

: مطلب آیت شریف : وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ۔ کا مطلب یہ ہے کہ وہ قافلہ ابوسفیان کا تھا۔ جو ملک شام سے مال لیکر آ رہا تھا۔ جب کفار مکہ کو پتہ چلا کہ ہمارے قافلہ کو مسلمانوں نے لوٹنا ہے تو وہ ہتھیار وغیرہ

لیکر آگئے ادھر مسلمان چاہتے تھے کہ ہم ان کا قافلہ لوٹیں لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ۔ ابو سفیان کو بھی پتہ چل گیا کہ مسلمان ہم کو لوٹنے کے لئے تیار ہیں۔ سو وہ تین میل پرے ہٹ کر سمندر کے ساتھ ساتھ ہوکر مکہ معظمہ پہنچ گیا۔ اس طرح مسلمانوں اور کافروں کی میدان بدر میں ٹکر ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کر ڈالنا تھا ایک کام کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو حق اور باطل کو باطل کرکے دکھا دینا تھا۔

سوال ۲ آیت ۳۸ سورۃ انفال:۔ کہہ دیجئے کافروں کو اگر وہ باز آ جائیں تو معاف کیا ان کا پچھلا۔ اور اگر وہ باز نہ آئیں تو فیصلہ ہو چکا ہے پچھلے لوگوں کی راہ۔

سوال ۶ ہر آدمی کو لازم ہے کہ وہ قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم حاصل کرے۔ جو نہیں کرتا اس کو عذاب ہوگا۔ قرآن پاک اور حدیث شریف کی تعلیم کا اثر صرف متقی لوگوں پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لئے۔ اس تعلیم سے اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے۔ اور دین، دنیا کا علم بھی ہوتا ہے۔ اس تعلیم کے لئے نہایت میٹھی زبان عربی استعمال کی گئی ہے۔ قرآن پاک کو ۱۴۰۰ برس گذر چکے۔ لیکن ابھی تک ایک لفظ کی بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہ بھی قرآن کریم کی فضیلت کی واضح دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں اس لئے یہ قیامت تک انشاء اللہ بالکل محفوظ رہیگا۔

سوال ۷ ہماری درسگاہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے۔ یہ ایک کافی بڑی درسگاہ ہے۔ یہاں ہر تین ماہ کے بعد امتحان ہوتا ہے۔ جس کی دو وجہیں ہیں۔ پہلی یہ کہ لڑکوں کی قابلیت کا پتہ چلتا ہے۔ دوسرے اگر کوئی آپ سے دین کے متعلق سوال کرے تو آپ اسے صحیح جواب دے سکیں۔ اس درسگاہ میں داخل ہونے سے پہلے جو خرابیاں مجھ میں تھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے وہ دور کردی ہیں اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ بھی ایمان پر کرے۔ آمین۔

عطاء الٰہی

سوال ۱ مطلب آیت شریف۔ اور قافلہ تم سے نیچے اتر گیا تھا جب قریش کا سردار ابو سفیان قافلہ لیکر جا رہا تھا۔ مسلمانوں کو پتہ چلا تو وہ قافلے کو پکڑنے کے لئے گئے۔ ادھر قریش کو پتہ چلا تو وہ ابو سفیان کی مدد کو آئے۔ ابو سفیان عام راستہ کو چھوڑ کر راستے سے تین میل دور سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ ہوگیا اور وہ بچ کر نکل گیا۔ ادھر ایک طرف سے قریش آ رہے تھے اور دوسری طرف سے مسلمان ان کا آمنا سامنا ہوگیا۔ جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے نہتے مسلمانوں کو فتح دی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پہلے ہی خوش خبری دے دی تھی کہ تم کو دو جماعتوں میں سے ایک کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ قافلے کو سامنے لے آتا تو قریش کا گھمنڈ نہ ٹوٹتا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو سچا اور باطل کو جھوٹا کر دینا تھا" لیکن اللہ تعالیٰ کو کر ڈالنا تھا ایک کام جو مقرر ہو چکا تھا" یعنی اللہ تعالیٰ نے ازل سے ہی فیصلہ کر لیا تھا کہ اپنی جماعت کو فتح دینی ہے۔ سو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنا وہ وعدہ پورا کر دکھایا۔

مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی اور کافر ایک ہزار تھے۔ کافروں کے پاس تمام جنگی سامان موجود تھا۔ اس کے برعکس مسلمانوں کے پاس تلوار ہے تو ڈھال نہیں۔ تیر ہے تو کمان نہیں۔ اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے وعدہ کے مطابق فتح عطا فرمائی۔

سوال ۶ قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن مجید پڑھے اور قرآن مجید پڑھائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو احسانات فرمائے ہیں قرآن میں ان کا ذکر کیا ہے اور اعمال صالح کا حکم کیا ہے۔ ان کی تشریح کے لئے حدیث شریف بہت ضروری ہے۔ حدیث شریف کے کئی باب ہیں۔ جس میں انسان کو زندگی بسر کرنے کھانے پینے اور عبادت کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں غرض اس کا ہر پہلو انسان کے لئے ہدایت کا باعث ہے۔ انسان اس پر عمل کرکے ابدالآباد کی زندگی حاصل کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سوال ۲ پارہ ۹ آیت ۴۰ ترجمہ۔ اور اگر وہ باز نہ آئیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا بہترین حمایتی ہے اور بہترین مددگار

سوال ۴ مطلب حدیث شریف:۔ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عاقب ہوں۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ حضرت عمر رضؓ ہوتے۔ مگر اب نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ دنیا میں ایسے بہت سے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ابھی بہت سے اور ہوں گے۔ ان کے متعلق آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے۔ میرے بعد تیس لوگ نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے تم ان پر ایمان نہ لانا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے دروازے سے ہٹے ہوئے، مردود، بے ایمان ہونگے۔ اسلام میں ان کو کہیں امن نہیں۔ یہ واجب القتل ہیں۔ جہاں کہیں بھی ایسا فتنہ اٹھے مسلمانوں کو اسے ختم کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے محل۔ مگر اس میں ایک اینٹ کی کسر تھی۔ وہ میں نے آکر پوری کردی۔ یعنی اب نبوت بالکل بند ہو چکی۔

محمد اعجاز

سوال ۱ مطلب:۔ آیت شریف سے صرف تجارت ہی مراد نہیں۔ بلکہ ہر قسم کے لین دین میں انصاف کے برتاؤ کا حکم دیا ہے۔ اگر ہم کسی چیز کو تولتے ہیں تو اس کو پورا کریں۔ یا اگر کوئی چیز جو ناپی جاسکتی ہو مثلاً کپڑا ہے تو اس کا ماپ بالکل درست کرنا چاہیئے۔ اگر ہم کسی کی امانت اپنے پاس رکھیں تو ہم کو چاہیئے کہ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق اس امانت کو اس کے وقت پر صحیح واپس لوٹا دیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اگر ہم ماپ تول میں فرق پیدا کرنا شروع کردیں تو یہ بات آہستہ آہستہ تمام ملک میں پھیل جائیگی اس طرح کسی شخص کو دوسرے پر اعتبار نہیں رہیگا اسی طرح دوسرے ملکوں میں کم تول کر بھیجنے سے اپنے ملک کی عزت اور اعتبار ضائع ہوجائے گا۔ حقدار کا حق پورا ادا نہ ہوا تو اسے سخت دماغی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سوال ۴ حدیث شریف ۱۳۶ ایسے بہت سے لوگ ہوئے ہیں جنہوں نے دعویٰ نبوت کا کیا ہے۔ اس حدیث شریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میں خاتم النبیین ہوں۔ ان لوگوں میں جنہوں نے دعویٰ نبوت کا کیا ایک مسیلمہ کذاب بھی تھا۔ ایسے لوگوں پر بالکل اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ دجال ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نکالے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت والا نہیں ہوسکتا۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی اس قول کی مخالفت کرے تو وہ بالکل کافر ہے۔

سوال ۶ تعلیم قرآن پاک و حدیث شریف

یہ تعلیم ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا فرمایا تاکہ ہم اس کی عبادت کریں لیکن ہم احکام خداوندی کو جانتے ہوئے بھی اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ قرآن پاک خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجی گئی کتاب ہے۔ اس میں گمراہ لوگوں کے حالات ذکر ہیں

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ انہوں نے مجھے بھول کر کن کن عذابوں کا منہ دیکھا - اللہ تعالیٰ کا ہم مسلمانوں پر بڑا احسان ہے جس نے ہمیں رسول اللہ صلعم کی امت میں پیدا کیا - ہمیں چاہیئے کہ قرآن مجید کو علمائے دین سے پڑھیں اور اس پر عمل کریں - اس سے ہماری آئندہ زندگی اچھی ہو جائے گی - ملک میں جو بدامنی پھیلی ہوئی ہے - وہ سب اسی وجہ سے ہے کہ ہم نے قرآن مجید کی تعلیم اور اس پر عمل کرنے کو چھوڑ رکھا ہے - اگر ہر شخص نے تعلیم قرآن پاک حاصل کی ہوتی تو بے حیائی ہمارے ملک میں نہ ہوتی - اللہ تعالیٰ نے زنا حرام کیا ہے لیکن اکثر مسلمان قرآن پاک سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اس گناہ میں مبتلا ہیں - انگریزی تعلیم بے شک ذریعہ معاش ہے لیکن ذریعہ نجات نہیں ہے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے قرآن پاک پر عمل کریں تو ہی کچھ بنے گا ورنہ بہت پچھتانا پڑے گا - حدیث شریف آنحضرت کی کہی ہوئی باتوں اور آپ کے عملوں کا مجموعہ ہے اس لئے جو لوگ حدیث شریف سے انکار کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے - حدیث شریف کی ضرورت کا احساس تب ہی ہوتا ہے - جب قرآن شریف کے کسی حکم کی تفصیل معلوم کرنی ہو - جیسے زکوٰۃ کا مسئلہ - اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ حدیث شریف ہمارے لئے کتنی ضروری چیز ہے -

— آفتاب احمد -

سوال ۲ پارہ ۱۰ آیت ۴۱ اور جان لو جو کچھ تم کو ملے مال غنیمت سے کوئی چیز سو اس میں سے حصہ اللہ تعالیٰ کا پانچواں اور رسول صلعم اور ان کے رشتہ داروں کا اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا - اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور اس چیز پر جو اس نے اتاری اپنے بندے پر فیصلہ کے دن (یوم بدر) اس دن جس دن دونوں فوجیں اکٹھی ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے -

سوال ۶ حدیث شریف ہمارے لئے ایک رہبر ہے - رہبر کے معنے راستہ دکھانے والا حدیث شریف ان باتوں کا مجموعہ ہے - جو باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے کہیں اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں سیدھا راستہ دکھایا - اس کے پڑھنے سے ہم سیدھی راہ پر چل سکتے ہیں - تمام برائیوں سے بچ سکتے ہیں - کیونکہ ہم نے حدیث شریف کو اچھی طرح سمجھا ہے - اب اگر ہم قرآن مجید کو پڑھتے ہیں تو قرآن مجید کے سمجھنے میں ہمارے لئے بہت آسانی ہو جاتی ہے - صرف قرآن مجید اور حدیث شریف ہی کی بدولت ایک آدمی صحیح آدمی بن سکتا ہے - اس لئے ضروری ہے کہ ہم ان دونوں چیزوں کا بغور مطالعہ کریں اور ان پر عمل بھی کریں -

سوال ۷ درسگاہ

یہاں قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم دی جاتی ہے - اس کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے - یہاں بچے، جوان اور بزرگ سبھی پڑھتے ہیں - تمام طالب علم بڑی تمیز سے بیٹھتے ہیں اور استادوں کی بڑی عزت کرتے ہیں ہمارے استاد صاحب ہمیں دینی تعلیم کے علاوہ دنیا میں صحیح طریقے سے رہنے کے آداب بھی بتاتے ہیں - اس درسگاہ میں تقریباً ۸۰ طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں - تمام طالب علم درس کے احترام میں سروں پر ٹوپی یا رومال باندھ کر آتے ہیں - یہاں ایک لائبریری ہے جس میں بے شمار دینی کتابیں، قرآن مجید اور حدیث شریف موجود ہیں - اس میں تعلیم پانے کے لئے کوئی فیس اور داخلہ ادا نہیں کیا جاتا - استاد صاحب ہم سے بڑی شفقت سے پیش آتے ہیں - ہم بھی ان کی بڑی عزت کرتے ہیں اور وہ بھی ہم سے اپنے بچوں کی طرح محبت کرتے ہیں - یہاں دو کلاسیں لگتی ہیں - ایک صبح اور ایک شام اور ہر تین ماہ کے بعد ہمارا امتحان ہوتا ہے - جس سے ہم کو اپنی قابلیت کا پتہ چل جاتا ہے -

زبیر گلریز

سوال ۶ تعلیم قرآن پاک اور حدیث شریف

جیسے مسلمان اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں - اسی طرح ان کے احکام کو بھی مانتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں - اب کیونکہ اللہ تعالیٰ کے احکام قرآن مجید میں محفوظ ہیں - اس لئے ہمیں قرآن مجید کی تعلیم بڑے شوق سے حاصل کرنی چاہیئے - اسی طرح رسول مقبول صلعم نے جو باتیں کہیں اور جو عمل کئے وہ حدیث شریف کی شکل اختیار کر گئے - اس لئے ہر مسلمان کے لئے قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم بہت ضروری ہے - قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تمام رہنے سہنے کے طریقے حلال، حرام - نکاح شادی، جنگ و جہاد، نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ غرض ہر قسم کے احکام نازل فرمائے ہیں - اللہ تعالیٰ نے پرانی قوموں کے حالات درج فرمائے - تاکہ آنے والی نسلیں نصیحت پکڑیں - قرآن پاک میں انبیاء علیہم السلام کے حالات درج ہیں - تاکہ ہم ان کی طرز زندگی پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کر سکیں - قرآن مجید میں اسلام کے پانچوں رکنوں کے متعلق حکم دیا گیا ہے جو یہ ہیں - کلمہ طیبہ کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے ایمان لانا - نماز ادا کرنا، روزہ رکھنا زکوٰۃ دینا - اور عمر بھر میں ایک دفعہ حج کرنا اگر توفیق ہو - قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی رحمتیں یاد دلائی ہیں اور اپنے عذاب سے ڈرایا ہے تاکہ انسان نصیحت پکڑے - اور نیک عمل کرے - جو احکام اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ڈال دئے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آہستہ لوگوں کو بتانے شروع کئے اس طرح صحابہ رضٰ نے انہیں یاد رکھا جو بعد میں حدیث شریف کی شکل میں مرتب ہو گئے حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی عادات کا تذکرہ ہے - نماز حج روزے اور زکوٰۃ کے متعلق تفصیل سے بتایا گیا ہے اس کی تعلیم قرآن مجید کے ساتھ ساتھ ہی ضروری ہے -

سوال ۷ ہماری درسگاہ میں قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم بڑے اعلیٰ طریقے پر دی جاتی ہے - اس کے علاوہ اخلاق کو درست کرنے کے لئے دنیاوی مسائل کے متعلق بھی بتایا جاتا ہے اس طرح لڑکوں کے سینوں کو ایمان سے بھرا جاتا ہے - یہاں عمر کی قید نہیں - بچے جوان اور بزرگ تمام دین اسلام سے منور ہوتے ہیں - دوسرے شہروں سے علماء فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت مولانا احمد علی صاحب سے دورہ تفسیر پڑھتے ہیں - ہمارے استاد صاحب بہت مہربان ہیں - خدا انہیں استقامت عطا فرمائے تاکہ اس عظیم کام کو جاری رکھ سکیں - آمین -

فخر الدین صدیقی قریشی -

سوال ۶ تعلیم قرآن پاک و حدیث شریف

تعلیم قرآن پاک ہر مسلمان خواہ عورت و مرد - بوڑھا ہو یا جوان، بچہ ہو یا بڑا - کمزور ہو یا طاقتور ہر ایک پر فرض ہے - قرآن پڑھنے سے انسان کا عقیدہ درست ہوتا ہے - روحانی صحت حاصل ہوتی ہے - دنیا میں ماں باپ اپنے بچوں کو بہتر سے بہتر ڈگریاں دلواتے ہیں - جیسے - ایم - اے - ایل ایل - بی - پی - ایچ - ڈی وغیرہ وغیرہ لیکن یہ سب کچھ دنیا کے لئے ہی ہے - آخرت میں تو یہ ڈگریاں رائی بھر بھی کام نہ آئیں گی - یہ ماں باپ بچوں سے کبھی یہ نہیں پوچھتے کہ بیٹا تمہیں کلمہ آتا ہے یا تمہیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلعم کے احکامات کا پتہ ہے؟ انہیں کیا خبر جبکہ انہیں کبھی کچھ بتایا ہی نہیں گیا اور نہ ہی کبھی قرآن مجید کی تعلیم دلائی گئی - افسوس اے دنیا کے عقلمندو! قرآن تم نہ پڑھو، اللہ اور اس کے رسول اللہ صلعم کے احکامات کو تم نہ جانو - اسلام کے معنی سے تم بے خبر اور ملّا کو بے ایمان کہنا - یہ ہے تمہاری شان - یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف صاف فرما دیا ہے - وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ترجمہ: جس شخص نے ہماری یاد سے منہ موڑا ہم اس کی دنیا کی زندگی تلخ کر دیں گے - اور قیامت کے دن اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے ...... حدیث شریف میں ایک روایت ہے تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے

اور قرآن مجید پڑھائے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے۔

شنیدم کہ در روز امید و بیم بدان را بہ نیکاں بخشند کریم

سنا ہے کہ اس دن جبکہ امید ہوئی اس دن بد لوگ نیکوں کی وجہ سے بخشے جائیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت میں وقت گزارا جائے اور نیک لوگ وہ ہیں جو قرآن مجید اور حدیث شریف کی باتوں کے سوائے کوئی اور بات نہیں کرتے۔ اے مسلمانو! ہوش کرو یہ وقت دوبارہ نہیں آئے گا۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں

یہی اولاد قیامت کے دن کہے گی۔ اے اللہ! دے ہمارے بڑوں کو ہم سے دوگنا عذاب۔ جنہوں نے ہمیں علم دین نہیں پڑھایا اور ان کی بجائے دنیا کی بڑی بڑی ڈگریاں دلوائیں۔

حدیث شریف بھی قرآن مجید کے ساتھ ساتھ لازمی ہے کیونکہ اس کے بغیر قرآن مجید ہماری ناقص عقل میں نہیں آ سکتا۔ منکر حدیث، منکر قرآن ہے۔ اور منکر قرآن خارج از اسلام ہے۔ ایسے لوگ گمراہ ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن کہیں گے "کاش ہم مٹی کر دئے جائیں، اے کاش ہم واپس لوٹا دیئے جائیں۔ پھر اس دن مہلت نہیں ملے گی۔ دیکھئے جیسے ہمیں دنیا میں روٹی کھانے کے بغیر زندہ رہنا دشوار ہے۔ اسی طرح قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم کے بغیر آخرت تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ اس لئے ابھی کچھ وقت ہے جو کچھ کرنا ہے یہیں کر لیجئے۔

محمد شفیع

سوال ۶:- تعلیم قرآن پاک و حدیث شریف ہمارے لئے لازمی ہے۔ اب کیونکہ سکولوں اور کالجوں میں اس کی تعلیم نہیں اس لئے ہم اسلام سے بہت دور ہٹے ہوئے ہیں اب بھی اگر ہم اس کو اپنائیں تو ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں۔ قرآن پاک اور حدیث شریف کی تعلیم چودہ سو سال پرانی ہے۔ کیونکہ قرآن پاک ہمارے نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوا پھر آپ کے بعد آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بدولت دنیا میں پھیلا۔ رسول اکرم ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے بھی آسمانی کتابیں مثلاً انجیل اور توریت وغیرہ تھیں اس وقت کے لوگ ان پر ایمان لاتے تھے۔ اسی طرح ہمیں قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنا ہوگا۔ قرآن مجید میں سے ہر قسم کے مسائل ملتے ہیں۔ اگر آج بھی ہماری حکومت قرآن مجید کے احکامات سے مستفید ہو تو خدا کے فضل سے اصل اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔ ملک سے برائیاں ختم ہو جائیں گی۔ جو آئندہ ہو جائے گا۔ شراب اس طرح عام نہیں پی جا سکے گی اور نہ ہی چوری کی وارداتیں اس طرح کھلے بندوں ہوں گی۔ قرآن مجید اور حدیث شریف ہمارے لئے ایک معجزہ ہے۔ کیونکہ اس سے

کبھی طبیعت نہیں اکتاتی۔ حالانکہ اور چیزوں سے طبیعت اکتا جاتی ہے۔

سوال ۷:- اس مدرسہ میں ہر روز تین کلاسیں لگتی ہیں۔ جب میں یہاں نہیں پڑھتا تھا۔ تو قرآن مجید کی تعلیم سے غافل تھا۔ میں صرف یہی جانتا تھا کہ قرآن مجید سچی کتاب ہے۔ اور ہم اس پر ایمان لائیں۔ مسلمان میں اپنے آپ کو اس لئے کہتا تھا کہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا تھا۔ لیکن جب سے خدا کے فضل و کرم سے اس مدرسہ میں داخل ہوا تو اپنے استاد صاحب کی برکت سے کافی مسائل کا پتہ چل گیا ہے۔ قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر پڑھنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ نماز باقاعدہ ادا کی جائے جس کو توفیق ہو وہ زکوٰۃ دے، عمر میں ایک مرتبہ حج کیا جائے۔ روزے رکھے جائیں۔ غریبوں، محتاجوں یتیموں اور مسافروں کی مدد کی جائے۔ جب وقت آئے۔ ہمارے لئے جہاد بھی فرض ہے صرف جہاد ہی کی وجہ سے مسلمان دنیا میں کامیاب و کامران ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم سے ماں باپ کی خدمت اور استاد کا ادب کرنے کے متعلق ہدایات حاصل ہوتی ہیں۔ اسی تعلیم کی بدولت اور اللہ تعالیٰ کی مرضی سے مجھ میں کافی تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کلاسوں کو چلاتا رہے۔ اور ہمارے معزز استاد صاحب کو صحیح سلامت رکھے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

محمد ہاشم

سوال ۲:- پارہ ۹ آیت ۳۴ اور کیوں نہ کرے اللہ تعالیٰ ان کو عذاب وہ تو روکتے ہیں مسجد حرام سے اور وہ اس کے حقدار نہیں اس کے حقدار تو متقی (پرہیز گار) لوگ ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(پارہ ۹ آیت ۳۶) اور خرچ کرتے ہیں کافر لوگ اپنے مال تاکہ روکیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے سو ابھی اور خرچ کریں گے۔ پھر ہوگا ان پر افسوس پھر ہو جائیں گے مغلوب اور یقیناً کافر لوگ دھکیلے جائیں گے آگ کی طرف۔

(پارہ ۹ آیت ۳۷) تاکہ اللہ تعالیٰ جدا کرے طیب کو خبیث سے پھر کر دے خبیث کو ایک پر ایک اکٹھا پھر ڈال دے خبیث کو جہنم میں سو یہی لوگ ہیں گھاٹے والے۔

سوال ۶:- قرآن مجید ہر ایک کو سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ جو بھی اسے پڑھے گا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں رہے گا۔ یہ سب سے آسان کتاب ہے۔ جو شخص قرآن شریف اور حدیث شریف پڑھے گا، اسلام کے رکنوں پر ایمان لائیگا اور کلمہ دل سے پڑھے گا۔ وہ اصل مسلمان ہوگا باقی کافر ہیں وہ جنت میں نہیں جائیں گے۔ بلکہ انہیں دوزخ کے حوالے کر دیا جائے گا۔

سوال ۷:- ہمارے مدرسہ کا نام مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ ہماری پڑھائی دو وقت ہوتی ہے۔ صبح فجر کی نماز کے بعد اور شام مغرب کی نماز سے عشاء تک یہاں باقاعدہ قرآن مجید ترجمے کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے جب میں یہاں نہیں پڑھتا تھا تو جہنم کے راستے پر چل رہا تھا۔ لیکن جب سے یہاں آیا ہوں تو دین و دنیا، کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ سب کا پتہ چل گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا عقیدہ بالکل درست ہے۔ یہ سب ہمارے استاد صاحب کی مہربانی ہے کہ انہوں نے مجھے جہنم کے راستے سے ہٹایا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے استاد صاحب کو قائم رکھے یہ میری دلی دعا ہے۔

سوال ۵:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کرونگا۔ اور کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی ہے بعض انبیاء کی ان کی امت میں سے صرف ایک شخص نے تصدیق کی ہوگی۔

قمر الاسلام

سوال ۲:- پارہ ۹ آیت ۳۳۔ اور ان پر اس وقت تک عذاب نہیں آئے گا جب تک آپ ان میں رہیں گے۔ اور ان پر اس وقت تک عذاب نہیں آئے گا جب تک وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں گے۔

سوال ۴:- مطلب حدیث شریف ۱۳۶! ہاں ایسے لوگ پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ایک روایت میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیس بہت اعلیٰ درجہ کے جھوٹے پیدا ہونگے۔ ان سے بچنا۔ سو جو لوگ دعویٰ نبوت کا کرتے ہیں وہ دوزخی ہیں اور دوزخ بہت برا ٹھکانا ہے۔

سوال ۷: درسگاہ

ہماری درسگاہ مدرسہ قاسم العلوم دروازہ شیرانوالہ میں واقع ہے۔ ہمارے استاد صاحب کا اسم گرامی حافظ حمید اللہ صاحب ہے یہاں تین وقت سبق ہوتا ہے۔ پہلی جماعت فجر کی نماز کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے ہوتی ہے۔ پھر مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء کی نماز تک اور تیسری جماعت دوپہر کے وقت جمعہ اور اتوار کے روز ہوتی ہے۔ یہاں قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر بتائی جاتی ہے بدھ کے روز قرآن مجید کی بجائے حدیث شریف کا سبق ہوتا ہے قرآن مجید پڑھنا ہر ایک مسلمان پر فرض ہے اللہ تعالیٰ ہمارے استاد صاحب کو پڑھانے اور ہمیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

زاہد عبید ملک

سوال ع۱ مطلب آیت شریف۔ انصاف کا حکم ہر قسم کے لین دین اور تجارت کے لئے ہے۔ یہ تجارت چاہے ماپ تول والی ہو چاہے کسی اور طریقے سے۔ سب کے لئے حکم ایک ہی ہے جو لوگ تجارت میں انصاف نہیں کرتے وہ سخت نقصان میں رہتے ہیں۔ ان کے پاس جو کچھ بھی حرام کا مال ہوتا ہے۔ وہ کبھی نیک راستہ پر استعمال نہیں ہوتا وہ دولت یا تو اس کی اپنی بیماری پر لگ جاتی ہے اور یا پھر اس کے اہل میں سے کوئی بیمار پڑ جاتا ہے تو اس پر خرچ ہو جاتی ہے۔ یا کسی نے ایسا مقدمہ کر دیا جس پر سارا مال لگانا پڑا۔ اس مال کا کیا فائدہ جس سے دنیا میں تو کچھ دن عیش کے گزر گئے لیکن آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا عذاب کما لیا جو سخت دردناک ہوگا۔ یہ تجارت صرف وہی کر سکتا ہے جس کو اپنے آگے جانے کی فکر نہ ہو اچھے اور عقلمند لوگ اس طرح کی تجارت نہیں کرتے وہ چاہتے ہیں کہ چاہے دنیا میں نفع زیادہ نہ ہی ہو لیکن آخرت کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ پس انداز کر لیں۔ اگر آدمی انصاف سے کمائے تو اللہ کے گھر میں بھی اچھا سمجھا جاتا ہے انسان ایسا کام ہی کیوں کرے جس میں نقصان ہو۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ لوگ دنیا کے نفع کو زیادہ پسند کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ آخرت میں نقصان میں رہیں گے۔ اگر انسان تجارت کو انصاف سے کرے تو اس کی کمائی میں اللہ تعالیٰ بہت زیادہ برکت ڈالتا ہے۔

سوال ع۶ قرآن پاک و حدیث شریف

میرے خیال میں جب تک قرآن مجید اور حدیث شریف نہ پڑھے انسان اپنے آپ کو مسلمان کہنے کا حق نہیں رکھتا۔ کیونکہ قرآن مجید اور حدیث شریف ہی ایسی کتابیں ہیں جن سے انسان کو دنیا میں زندگی گذارنے کے طرز عمل کا پتہ چلتا ہے اس تعلیم کے بغیر دین کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکتا حدیث شریف بھی ہمارے لئے اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ قرآن مجید کیونکہ ہم قرآن مجید کو بغیر حدیث شریف کے سمجھنے سے قاصر ہیں قرآن مجید اور حدیث شریف سے انسان کی زندگی دنیا کی اور آخرت کی دونوں سدھر جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

راحت منیب ملک

سوال ع۱ مطلب آیت شریف: اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ سے مراد ہر قسم کا لین دین ہے۔ یعنی کسی بھی قسم کے لین دین میں انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ اور اگر کوئی انصاف نہ کرے تو تجارت کو برباد کرنے کے لئے یہ ایک آسان طریقہ ہے۔ اس کی مثال اس طرح ہے۔ میرے پاس ولایتی کپڑے کے چند تھان تھے۔ کوئی تاجر وہ تھان مجھ سے خریدنے کے لئے آیا اب میں ان تھانوں میں اسی رنگ کے چند پاکستانی کپڑے کے تھان ملا دیتا ہوں۔ نہ جانے یہ تاجر کوئٹہ سے آیا تھا یا ملتان سے۔ جب وہ وہاں جا کر پرچون کے بھاؤ پر بیچے گا تو اس وقت کپڑے کی قلعی کھل جائے گی۔ گاہکوں کے سامنے اس کی بے عزتی ہوگی اور مال میں اسے نقصان بھی ہوگا۔ اب یہ تاجر دوبارہ مال لینے کے لئے میرے پاس واپس نہیں آئے گا۔ چونکہ اسے میری اصلیت کا پتہ چل گیا ہے اگر میں ایمانداری سے کام لیتا تو میں امید سے کہہ سکتا ہوں کہ اس سوداگر کو بھی منافع ہوتا اور میری تجارت بھی چلتی رہتی۔ اس طرح میں نے جو مال حرام کا کمایا وہ حرام کے کاموں ہی میں صرف ہوگا۔ اگر سب تجارت پیشہ لوگ اسی طرح بے انصافی شروع کر دیں تو یقیناً ملک کی تجارت برباد ہو جائیگی۔

سوال ع۳ ترجمہ حدیث شریف ع۱۱ حضرت نعمان ابن بشیرؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سب سے کم عذاب والا وہ شخص ہوگا جو فقط دو جوتے یا دو تلوے پاپوش کے اور دو تسمے آگ کے پہنے ہوئے ہوگا۔ جس کے سبب سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔ جیسے کھولتی ہے ہانڈی اور وہ یہ خیال بھی نہیں کرتا کہ اس سے زیادہ عذاب والا کوئی اور بھی دوزخ میں ہے۔ حالانکہ وہ دوزخیوں میں سے سب سے کم عذاب میں ہوگا۔

مطلب حدیث شریف:۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے وہم میں بھی نہیں آ سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنے سخت قسم کے عذاب ہوتے ہیں ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے پوچھے گا کہ اگر تیرے پاس دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے تیری ملکیت میں ہو تو کیا تو اسے دے کر اس عذاب سے نجات پا لیگا تو وہ کہیگا "ضرور"

عبدالواحد

سوال ع۱ مطلب آیت شریف:۔ اس حکم میں ہر قسم کی تجارت اور ہر قسم کا لین دین شامل ہے اس سے ملک میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ سب لوگ یہی چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے دولت اکٹھی کر لیں۔ یہی فعل تو حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں تھا۔ وہ کم ناپتے اور کم تولتے تھے شعیب علیہ السلام نے اپنی امت کو فرمایا۔ اے امت میری میں تمہیں بہت آسودہ حال دیکھتا ہوں مگر میں تمہیں ایک آنے والے دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں کہ کہیں وہ تمہیں نہ آ لے۔ حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت نے انہیں صاف جھٹلا دیا پھر ان کو اللہ کے عذاب نے ایک دن آ لیا۔ یہ ہے نتیجہ کم تولنے اور کم ناپنے والوں کا۔ ہمارے ملک میں آج کل یہ بیماری عام پھیلی ہوئی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ دھوکہ اور فریب دہی سے تو تجارت کو عروج حاصل ہوتا ہے یا اگر ہم یہ کام نہ کریں تو کھائیں کہاں سے افسوس آجکل کی دنیا بھی خدا کے عذاب اور اس کے غضب سے نہیں ڈرتی۔ حکومت کو چاہیئے کہ اس بیماری کو روکنے کی پوری پوری کوشش کرے۔ ہمیں اس دن سے ڈرنا چاہیئے جب اللہ تعالیٰ کے حضور میں جا کر اپنے عملوں کی جواب دہی کرنی ہوگی

سوال ع۶ تعلیم قرآن پاک و حدیث شریف

علم دین ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ اگرچہ علم حاصل کرنے کے لئے ہزار دل میل کا سفر ہی کیوں نہ طے کرنا پڑے علم دین صرف وہی ہے جو قرآن مجید اور حدیث شریف سے متعلق ہو۔ ہر مسلمان مرد اور عورت پر تعلیم قرآن پاک اور تعلیم حدیث شریف فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس فرض کے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

سوال ع۴ اَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ سے مراد ہے کہ میں ختم کرنے والا ہوں نبیوں کو اور میرے بعد کوئی نہیں آئے گا نبی مگر تیس دجال آئیں گے جو بہت گندے اور ملعون ہونگے۔ ہمارے نزدیک وہ لوگ جنہوں نے دعوی نبوت کیا ہے کافر ہیں۔ وہ کافروں سے بھی زیادہ بدینی میں بڑھے ہوئے ہیں۔ ان کا مسکن انشاء اللہ دوزخ ہوگا۔

محمد عرفان تبریز ملک

سوال ع۲ پارہ ع۹ آیت ع۳۷ تاکہ الگ الگ کرے اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے اور کرے ناپاک کو ایک کو ایک پر ڈھیر کرے پھر ان کو ایک جگہ پر۔ پھر ان کو دھکیل دے دوزخ میں پس یہی لوگ گھاٹے والے ہیں

پارہ ع۹ آیت ع۳۸ کہہ دیجئے ان کافروں سے کہ اگر وہ باز آ جائیں تو ہو چکے معاف ان کے سب گناہ جو انہوں نے کئے تھے اور اگر وہ باز نہ آئیں تو ہو چکا ان کے لئے فیصلہ پچھلے لوگوں کی راہ۔

آیت ع۳۹۔ سو قتل کرو ان کو یہاں تک کہ نہ رہے فساد اور حکومت ہو جائے سب پر اللہ تعالیٰ کی اور اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کو دیکھتے ہیں۔ آیت ع۴۰ اور اگر وہ باز نہ آئیں تو اللہ تعالیٰ تمہارا حمایتی ہے بہترین حمایتی اور بہترین مددگار۔

آیت ۱۱ جب ڈال دی اس نے تم پر اونگھ اپنی طرف سے تسکین کے واسطے اور نازل کیا تم پر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے تم کو اس پانی سے اور دور کرے تم سے شیطان کی نجاست اور مضبوط کرے تمہارے دلوں کو اور جمائے رکھے تمہارے قدم

سوال ۶ قرآن پاک اور حدیث شریف کو ایک دوسرے کے بغیر سمجھنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ قرآن مجید میں اللہ پاک کے احکام ہماری زندگی اور موت کے بعد کے متعلق ہیں جن پر عمل کرنے کی وجہ سے ہماری نجات ہے اور حدیث شریف ہمارے رسول اکرم صلعم کے افعال وارشادات ہیں یعنی قرآن مجید کو کھول کھول کر آسان طریقے سے امت کو سمجھایا گیا ہے۔ اگر حدیث شریف کا ذخیرہ ہمارے پاس موجود نہ ہوتا تو ہمیں احکام خداوندی کے سمجھنے میں سخت دقت اٹھانی پڑتی بلکہ پورے طریقے سے سمجھ بھی نہ سکتے۔

محمد رضوان تبریز ملک

سوال ۲ پارہ ۹ آیت ۳۹ اور قتل کرو کافروں کو یہاں تک کہ نہ رہے فساد اور سب حکومت ہو جائے اللہ تعالیٰ کی اور اگر پھر وہ باز آجائیں تو دیکھتا ہے اللہ ان کے کاموں کو۔

سوال ۳ مطلب حدیث شریف ۱۱۱ عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ کوئی دعویٰ نبوت کرے تو ہم اسکو ہرگز نہ مانیں گے کیونکہ حدیث شریف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہمارے نزدیک جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں بالکل جھوٹے اور پاگل ہیں۔

سوال ۶ تعلیم قرآن پاک حدیث شریف

قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم سے بڑے فائدے ہیں۔ ان کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر کیا احکامات نازل فرمائے ہیں۔ ہمارے مدرسہ میں بھی قرآن مجید اور حدیث شریف ترجمے کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں۔ اس سے ہمیں دنیا میں زندگی گزارنے اور قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں جانے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اس تعلیم سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ ہم کیا کیا غلطیاں کرتے ہیں اور ہمیں کون کون سے نیک کام کرنے چاہئیں۔

خالد محمود اظہر

سوال ۱ ۔ مطلب آیت شریف: وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۔ دا ا آیت شریف کی مراد ماپ تول بھی ہے اور ماپ تول کے علاوہ دوسری تجارت میں انصاف کرنے کا حکم بھی بعض دکاندار کپڑے کو ماپتے وقت اور اشیاء کو تولتے وقت اپنے ہاتھ کو ترازو کے ساتھ لگا لیتے ہیں۔ اسی طرح کپڑے ماپتے وقت کپڑے کو کھینچ کر ماپتے ہیں تاکہ گاہک کو کپڑا کم ملے (۲) عام تجارت میں بھی دکاندار اور سوداگر اسی طرح کرتے ہیں مثلاً اگر نیل (کپڑوں کو لگانے والا) کی ٹکیاں خریدتے ہیں تو اس میں سفید پتھر پیسا ہوا ملا لیتے ہیں یہ بھی اسی آیت شریف کے خلاف کرتے ہیں بعض لوگ اس آیت شریف کو سوچے سمجھے بغیر بے انصافی اور بے ایمانی کی تجارت شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح جس شخص سے بے انصافی کی جاتی ہے وہ ضرور غصہ میں آجائیگا اور یہی غصہ آپس میں جھگڑا اور فساد ڈلوا دیتا ہے۔ آہستہ آہستہ یہ فساد تمام ملک میں پھیل جائیگا۔

سوال ۷ ہماری درسگاہ میں پچاس کے قریب طالب علم پڑھتے ہیں ہمارے استاد صاحب ہمیں قرآن مجید کا ترجمہ اور اس کا مطلب نہایت تفصیل کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ اسی طرح یہاں حدیث شریف بھی پڑھائی جاتی ہے۔ یہ تعلیم ہمیں صحیح راستہ پر چلنے میں بہت مدد دیتی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ لڑکے جو اس تعلیم سے دور رہ کر اس نعمت سے محروم ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں بھی قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دل محمد

سوال ۱ مطلب آیت شریف۔ اللہ تعالیٰ اس آیت شریف میں فرماتے ہیں کہ چاہے تجارت یا لین دین کسی بھی قسم کا کیوں نہ ہو۔ سب قسم کے کاموں میں انصاف برتو جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر وحی کرتا ہے۔ تو شاہ ہو یا گدا امیر ہو یا غریب۔ عورت ہو یا مرد، غرض جو کوئی بھی ہو سب کے لئے وہی حکم ہوتا ہے اسی طرح تجارت اور لین دین میں انصاف کے حکم کا اطلاق بھی سب ہی پر ہوتا ہے۔ آجکل تجارت میں عجیب عجیب طریقے دھوکا دینے کے لئے نکل آئے ہیں۔ مثلاً ایک دکاندار کوئی چیز بازار سے سات روپے میں لایا۔ وہ اپنے گاہک کو کہتا ہے کہ اس کی قیمت ۹½ روپے ہے۔ گاہک کہتا ہے کہ ۸ روپے لے لو تو یہ دکاندار اسے جواب دیتا ہے کہ ۸ روپے میں تو میں نے بھی نہیں خریدی۔ یہ صورت صاف دھوکہ اور بے انصافی کی ہے۔ اگر ۹½ روپے ہی کی بیچنی ہے تو بہانے کیوں بناتے ہو۔ اسے صاف صاف بتا دو کہ جناب یہ چیز ۹½ روپے سے کم نہیں آئے گی۔ چاہے وہ لے یا نہ لے رزق کو اللہ تعالیٰ نے دینا ہے پھر جھوٹ کیوں بولنا۔ ہم مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہمیشہ حق بات کریں کیونکہ حق بات ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کو خوش رکھتی ہے۔

صفدر حسین

سوال ۷ ہماری درسگاہ کا نام مدرسہ قاسم العلوم ہے۔ اسکے بانی حضرت مولانا احمد علی صاحب شیخ التفسیر ہیں۔ اس مدرسہ کا نام دارالعلوم دیوبند کے بانی، مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسم مبارک کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں اور اسکا ثواب بھی مولانا کو پہنچتا رہے۔ مدرسہ میں ایک کتب خانہ ہے جہاں سے علوم دینیہ کی کتابیں ملتی ہیں۔ مدرسہ میں دو مدرس ہیں حافظ مولانا حمید اللہ صاحب جو دو وقت درس دیتے ہیں صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز سے عشاء کی نماز تک۔ ہمارے استاد صاحب عربی درس نظامی کے پڑھے ہوئے ہیں۔ درسگاہ میں قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھائی جاتی ہے۔ پہلے میں بدکار تھا بدمعاش تھا۔ میرا کام تمام دن محلے میں آوارہ گردی کرنا اور شام کو کھانا کھا کر سو جانا تھا۔ غریبوں کو تنگ کرنا اور بوڑھوں کو چھیڑنا۔ خوانچے والوں کا سودا اٹھا کر بھاگ جاتا۔ درسگاہ میں داخل ہوتے ہی علم ہو گیا کہ یہ سب گناہ ہیں اور میں اپنے سر پر گناہ کا وزن بڑھا رہا ہوں۔ یہاں داخل ہونے کے بعد اچھی صحبت اور بہترین دینی تعلیم کی وجہ سے تقریباً تمام برائیاں چھوٹ گئی ہیں۔ میں نے نمازیں ادا کرنی شروع کر دی ہیں کئی دینی دنیاوی مسائل کا علم ہو گیا ہے پہلے میں قرآن مجید پڑھنا نہ جانتا تھا۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کچھ پڑھ لیتا ہوں میں نے کئی احادیث زبانی یاد کر لی ہیں۔ ہم نے یہاں ادب سیکھا اللہ تعالیٰ ایسا علم سب کو عطا کرے اور ایسا علم جس نے ہمیں پڑھایا اس کو جنت کے باغوں میں جگہ عطا کرے۔ آمین۔

سلطان محمود

سوال ۶ قرآن پاک حدیث شریف

قرآن مجید خدا تعالیٰ کی پاک کتاب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے یہ برکت والی کتاب ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر احکام نازل فرماتا ہے۔ اور حدیث شریف وہ ہے جس میں تقریباً وہ تمام ارشادات اور افعال درج ہیں جو رسول اکرم صلعم کی طرف سے منقول ہیں یہ حدیث شریف ہی ایک مسلمان کیلئے سیدھا اور صاف راستہ ہے۔ قرآن مجید کو وحی جلی اور حدیث شریف کو وحی خفی کہا جاتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "علم حاصل کرو خواہ تمہیں علم حاصل کرنے کے لئے چین ہی کیوں نہ جانا پڑے" لیکن آج کل دینی علم کا مسلمانوں کو کوئی شوق نہیں رہا۔ یہ لوگ باطن میں کافروں اور مشرکوں سے ملتے جلتے ہیں نام رکھتے ہیں عبداللہ۔ بشیر احمد، اللہ رکھا۔ لیکن جوا کھیلتے ہیں شراب پیتے ہیں۔ زنا کرتے ہیں۔ اب دیکھئے ان میں کونسی اچھی بات ہے۔ یہاں مسلمان کوئی بی اے بنتا ہے کوئی وکالت پڑھتا ہے اور کوئی اور بڑی بڑی خواہشوں میں مبتلا ہیں۔ لیکن دینی تعلیم حاصل کرنا ان کے لئے تقریباً ناممکن ہے۔ ماں باپ کو چاہیئے کہ بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم حدیث شریف کی تعلیم اور دینی مسائل

بتائیں۔ اس طرح بچوں کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید کو حدیث شریف کے ساتھ اس طرح سمجھئے جیسے روٹی کے ساتھ سالن۔ پس ہمیں چاہیئے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف کو پڑھیں اور سمجھیں۔

محمد احمد

سوال ۱ مطلب آیت شریف۔ اگر کوئی آدمی آپ کا سودا لینے جاتا ہے دکاندار اسے کم سودا تول دیتا ہے۔ اب آپ پہلے تو سودا لانے والے کو شک کی نظروں سے دیکھینگے اور اگر وہ اعتباری آدمی ہے تو آپ دکاندار کے ساتھ جھگڑا کریں گے۔ کہ تم نے پیسے تو پورے لے لئے لیکن سودا کیوں پورا نہیں دیا۔ اس طرح آپ کا دکاندار سے جھگڑا ہو جائے گا۔ اس لئے چاہیئے کہ ماپ اور تول میں انصاف کریں۔

سوال ۴ مطلب حدیث شریف ۱۳۶ میں عاقب ہوں یعنی میں نبی آخر الزمان ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد ۳۰ دجال آئیں گے جو جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرینگے تم دھوکے میں نہ آنا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے ایک داعی نبوت کو اس کی امت سمیت قتل کروا دیا تھا۔ ایسے لوگوں کا جہنم ٹھکانا ہے۔ ان میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہوتا۔ عموماً مشاہدے میں آیا ہے۔ کہ وہ لوگ جو جھوٹا دعویٰ نبوت کرتے ہیں مرتے وقت ان کا چہرا بھٹکا رکیوجہ سے بدل جاتا ہے۔ یا پھر کسی بہت ہی بُری موت مرتے ہیں۔

محمد اقبال

سوال ۲ پارہ ۹ آیت ۳۰ اور جب کافر لوگ آپ کے متعلق مکر کرتے تھے کہ قید کر لیں آپ کو یا قتل کر دیں یا آپ کو دلیس بدر کر دیں اور وہ بھی مکر کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیریں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے پارہ ۹ آیت ۳۱ اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جاتیں تو یہ کہتے۔ ہم نے سن لیا۔ لیکن وہ نہیں سنتے۔ وہ کہتے ہیں اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا بنا لیں یہ تو کچھ بھی نہیں مگر پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں۔ پارہ ۹ آیت ۱۹ اور بیشک جو بھر جائے تو اللہ تعالیٰ تمہارا حامی ہے۔ بہترین حامی اور بہترین مددگار ہے

سوال ۴ مطلب حدیث شریف:۔ اور میں عاقب ہوں یعنی میں نبی آخر زمان ہوں دعویٰ نبوت کرنے والے آدمی موذی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ حالانکہ وہ بالکل جھوٹ کہتے ہیں وہ ہمارے نزدیک بہت بُرے آدمی ہیں۔

محمد آصف

سوال ۶ اگر قرآن پاک اور حدیث شریف کی تعلیم حاصل نہ کی جائے تو انسان انسان نہیں بنتا وہ لوگ گدھوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں قرآن مجید اور حدیث شریف کی تعلیم سے انسان کو دین کی باتوں کے ساتھ ساتھ دنیا کے معاملات میں بھی خاصی مہارت ہو جاتی ہے۔ اس تعلیم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دنیا کے کاموں میں برکت ڈالتا ہے۔ اس طرح کا انسان کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی نقصان ہو بھی گیا تو وہ ان برے عملوں کا معاوضہ اتر جائیگا جو کہ قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھنے والا پہلے کر چکا ہے۔ اس تعلیم سے انسان پانچوں وقت کا نمازی بن جاتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حقوق پورے کرنے میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ انسان نیکی کی طرف توجہ دیتا ہے ہر بات کے کرنے سے پہلے سوچتا ہے کہ اس میں کوئی بری بات تو نہیں۔ جب خود اپنے دین پر پکا ہو جاتا ہے تو بد لوگوں کو تبلیغ شروع کرتا ہے اور لوگوں کو راہ راست پر لاتا ہے لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت بیٹھ جاتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے طریقے آتے ہیں کہ کن طریقوں سے دعا مانگی جائے جو اللہ تعالیٰ کو پسند آئیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس تعلیم کو تاعمر جاری رکھ سکیں آمین ثم آمین۔

عبدالغفار

سوال ۱ مطلب آیت شریف وَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ۔ اس کا مطلب تجارت میں انصاف کرنا بھی اسی طرح ہے جیسے ماپ اور تول میں انصاف کرنا ہے۔ اس میں ہر قسم کا لین دین بھی شامل ہے اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو زمین میں بہت فساد پیدا ہوگا۔ اور حکومت برباد ہو جائے گی۔ مثلاً اگر کسی نے کسی اور کو چیز کم دی اور پیسے پورے لیلئے تو جب اسے معلوم ہوگا وہ دکاندار سے لڑنے کے لئے آئیگا۔ اس طرح یہ جھگڑا ملک میں فساد کی جڑ بن جائے گا

سوال ۲ پارہ ۹ آیت ۳۲ اور جب کہنے لگے اے اللہ اگر یہی دین سچا ہے تیری طرف سے تو برسا ہم پر آسمان سے پتھر یا لا ہم پر کوئی دردناک عذاب۔ پارہ ۹ آیت ۳۳ اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک عذاب نہیں کریگا۔ جب تک آپ ان میں ہیں اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک عذاب نہیں کرے گا جب تک وہ معافی مانگتے رہیں۔

محمد طاہر

سوال ۱ مطلب آیت شریف لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے کر دینا تھا ایک کام جس کا ارادہ کیا ہوا تھا۔ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کو معلوم تھا کہ اگر مسلمانوں اور کافروں نے ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے ارادہ کیا تو وہ وقت مقررہ پر آمنے سامنے نہیں آسکیں گے۔ کافر یہ جانتے تھے کہ مسلمان اسلام کی خاطر پہلے ہی لڑنے مرنے پر تیار ہیں وہ ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے جیسے کہ مشہور ہے دو بھوکا شیر بپھرا ہوا ہوتا ہے اور کسی چیز کو نہیں چھوڑتا، اور مسلمان اس بات سے ڈرتے تھے کہ کافر ہم سے تعداد میں بھی زیادہ ہیں اور ساز و سامان میں بھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کا آپس میں مقابلہ کرانا مقصود تھا۔ مسلمانوں کو فتح دینی تھی اور کافروں کا غرور توڑنا تھا

سوال ۲ پارہ آٹھ آیت ۵۵ پکارو تم اپنے رب کو عاجزی سے اور پوشیدہ طور پر بیشک اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے حد سے بڑھنے والوں کو۔

پارہ ۸ آیت ۸۵ اور بھیجا ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو قوم مدین کی طرف۔ کہا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ تبارک و تعالیٰ کی۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک پہنچ چکیں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ظاہر نشانیاں اور پورا کرو ماپ اور تول کو اور نہ کم کر کے دو ان کی چیزیں ان کے مالوں میں سے اور نہ فساد پھیلاؤ زمین میں اس کی اصلاح کے بعد۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مومن ہو۔

سوال ۳ حدیث شریف کا مطلب۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دوزخ کی گرمی اس قدر تیز ہے کہ وہ شخص جس کو سب سے کم عذاب ملتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرے جیسا سخت عذاب میں کوئی مبتلا نہیں۔ اس نے تو صرف آگ کے بنے ہوئے جوتے کے تلوے اور تسمے ہی پہنے ہونگے۔ سوچنا تو یہ ہے کہ جو لوگ پورے کے پورے آگ سے ڈھکے ہوئے ہونگے ان کی کیا حالت ہوگی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم کو اس عذاب عظیم سے بچائے۔ آمین ثم آمین

محمد بشیر

سوال ۶ تعلیم قرآن پاک اور حدیث شریف برائیوں سے روکتی ہے۔ ایمان پر لاتی ہے اور نیک راہ بتلاتی ہے کئی لوگ ایسے ہیں جو دعوے کرتے ہیں کہ ہم بھی اسی طرح کا کلام بنا سکتے ہیں یہ لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں وہ لوگ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ ان لوگوں نے قرآن پاک و حدیث شریف کی تعلیم نہ تو حاصل کی اور نہ ہی اس پر عمل کیا

سوال ۷ ہماری درسگاہ میں قرآن مجید روزانہ اور حدیث شریف ہر بدھ کو ہوتی ہے۔ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر بتائی جاتی ہے یہاں امتحان بھی ہوتا ہے جس میں بڑی محنت کی ضرورت ہوتی ہے ہر جمعرات کو چھٹی ہوتی ہے اس مدرسہ میں ہر طرح کا انتظام مکمل طور پر کیا گیا ہے تاکہ طالب علموں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

محمد عارف ملک

سوال ع۱ جب سے ہم مدرسہ قاسم العلوم میں بیٹھے ہیں ہم کو دین اور دنیا کی باتوں کا علم ہو گیا ہے۔ اور ہم گندی چیزوں سے ہٹ کر اچھی باتوں کی طرف آ گئے ہیں اور ہم نے بہت سے مسئلے سن کر ان پر عمل کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔ اس مدرسہ کی وجہ سے ہم کو اور بھی بہت سا فائدہ ہوا ہے کہ ہم نماز باقاعدہ پڑھتے ہیں اور بازاروں میں آوارہ گرد نہیں پھرتے اور بری باتوں سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ یہ سارا سبق ہمیں ہمارے استاد صاحب کی مہربانی اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے ہم کو انسان بنایا ہے۔

سوال ع۲ پارہ ع۹ آیت ع۲۷ اے ایمان والو! خیانت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی۔ اور رسول اللہ صلعم کی اور خیانت نہ کرو آپس کی امانتوں میں اور تم جانتے ہو۔

کاظم حسن

سوال ع۲ پارہ ع۹ آیت ع۳۸ اور جنگ کرو کافروں سے یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ اور ہو جائے سب حکم اللہ تبارک و تعالیٰ کا۔ پھر اگر وہ باز نہ آئیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ دیکھتا ہے ان کے کاموں کو۔ آیت ع۲۵ اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے مغلوب تھے زمین میں ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اچک لیں۔ پھر ٹھکانا دیا تم کو اس نے اور قوت دی اپنی مدد سے اور روزی دی تم کو ستھری چیزیں تاکہ تم شکر کرو

سوال ع۱ یہ درسگاہ مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ میں واقع ہے جب میں یہاں نہیں پڑھتا تھا تو مجھے کچھ خبر نہ تھی کہ قرآن مجید کیا چیز ہے اور حدیث شریف سے کیا مراد ہے۔ ہمارے مولوی صاحب بڑے اچھے آدمی ہیں کیونکہ ان ہی کی وجہ سے ہمیں قرآن مجید اور حدیث شریف کی قیمت کا اندازہ ہوا۔ اب ماشاء اللہ میں دین سے تھوڑا بہت واقف ہو گیا ہوں مجھے پتہ چل گیا ہے کہ یہ کام کرنے والا ہے یا نہیں اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے یہاں آتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد افضل

سوال ع۲ پارہ ع۹ آیت ۲۴۔ اے ایمان والو! حکم مانو اللہ تبارک و تعالیٰ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب بھی تم کو پکاریں اس کام کی طرف جس میں تمہاری زندگی ہے اور جان لو اللہ تبارک و تعالیٰ پھیر دیتے ہیں آدمی سے اس کے دل کو اور یہ کہ تم سب اسی کے پاس اکٹھا ہونا ہے۔

پارہ ع۹ آیت ع۲۵ اور بچتے رہو اس عذاب سے جو نہیں پڑے گا تم میں سے مگر صرف ظالموں پر اور جان لو اللہ تبارک و تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے

محمد منیر

سوال ع۲ پارہ ع۹ آیت ع۲۹۔ اے ایمان والو اگر تم اللہ تبارک و تعالیٰ سے ڈرتے رہے تو تمہارے حق میں فیصلہ کر دے گا اور سب برائیاں دور کر دے گا تم سے اور بخش دیگا تم کو اور اللہ تبارک و تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

پارہ ع۹ آیت ع۳۰ جب کافر لوگ آپ پر فریب کرتے تھے کہ آپ کو قید کر دیں یا آپ کو قتل کر دیں یا آپ کو دلیس بدر کر دیں اور وہ فریب کرتے تھے اور اللہ تبارک و تعالیٰ بھی تدبیر کرتے تھے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ بہت تدبیریں کرنے والے ہیں

رب نواز

سوال ع۲ پارہ ع۸ آیت ع۱۴۷۔ پھر اگر جھٹلا دیں آپ کو تو آپ کہہ دیں کہ تمہارے رب کی رحمت میں بہت وسعت ہے اور نہیں ٹلیگا عذاب گناہ گار لوگوں سے۔

پارہ ع۸ آیت ع۱۵۵ اور یہ کتاب نازل کی ہم نے برکت والی ہے سو تابعداری کرو اور ڈرو اللہ تبارک و تعالیٰ سے تاکہ وہ رحم کرے۔

خالد محمود

سوال ع۲ پارہ ع۸ آیت ع۱۴۷ پھر اگر جھٹلائیں آپ کو تو کہہ دیجئے کہ تمہارے رب کی رحمت میں بہت وسعت ہے اور نہیں ٹلیگا اس کا عذاب گناہ گار لوگوں سے۔

سوال ع۶ تعلیم قرآن پاک اور حدیث شریف پڑھنے سے بہت فائدے ہیں۔ آج کل کے لوگوں نے تو دین کو چھوڑ ہی رکھا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہی نہیں کہ قرآن پاک اور حدیث شریف کیا چیز ہے اس تعلیم کی وجہ سے جنت ملے گی۔ اور جو نہیں پڑھتے ان کو دوزخ ملے گی قرآن پاک میں آتا ہے کہ جنت والے لوگ دوزخیوں سے پوچھیں گے تم دوزخ میں کیوں آئے۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

منور علی

سوال ع۶۔ قرآن مجید اللہ تبارک و تعالیٰ کی ایک سچی کتاب ہے۔ اگر ہم اس کو پڑھیں تو ہمیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ قرآن مجید پڑھنے سے دل صاف ہو جاتا ہے۔ جب میں یہاں قرآن مجید نہیں پڑھنے آیا کرتا تھا برے کام کرتا تھا۔ لوگوں کو گالیاں نکالتا تھا اور اپنے ہمسایوں کو تنگ کرتا تھا لیکن جب سے قرآن مجید کا ترجمہ اور مطلب پڑھنا شروع کیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان سب برائیوں کو مجھ سے ہٹا دیا۔ اب دیکھئے قرآن مجید کی برکت کتنی زیادہ ہے قرآن مجید پڑھنے سے انسان اچھے اخلاق سیکھتا ہے۔ اگر ظالم پڑھے تو اس کا دل نرم ہو جائے گا اگر کافر پڑھے تو مسلمان ہو جائے۔ مسلمان پڑھے تو بہشت میں جائے اگر بیمار پڑھے تو ٹھیک ہو جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید اور اس کی معاون حدیث شریف کو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد نعیم

سوال ع۶ ہم نے دین کی باتیں قرآن مجید میں پڑھی ہیں اور ان سے بہت فائدہ ہوا ہے یہ پڑھ کر ہم کو پتہ چلتا ہے کہ تجارت کیسے کرنی ہے قرآن مجید کے ساتھ ہی حدیث شریف پڑھنی بھی ضروری ہے اس قرآن مجید سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے متعلق پتہ چلتا ہے جب بھی کوئی اس کی باتیں دھیان سے سنتا ہے اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اس کو پڑھنے سے پہلے بدن کو اچھی طرح پاک کر لینا چاہیئے۔ اور چاہیئے کہ اس کو وضوء سے پڑھیں جس کا وضوء نہ ہو یا بدن پاک نہ ہو اسے قرآن مجید اور حدیث شریف کو ہاتھ نہیں لگانا چاہیئے۔ جب یہ کتاب نازل ہوئی تو جنہوں نے اس کتاب کو اچھا سمجھا وہ ایمان لے آئے اور مسلمان کہلائے اور جنہوں نے نہ مانا وہ کافر ہوئے خدا تعالیٰ ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے

فائز ملک

سوال ع۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے یہ بہت اچھی چیز ہے تمام لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہی اور کی ہوئی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

اعظم علی

سوال ع۱ قرآن مجید ہر ایک آدمی کو سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ جو اسے پڑھے گا وہ ہمیشہ برکت میں رہے گا۔ یہ کتاب اتنی آسان ہے کہ بچہ بچہ اسے پڑھ سکتا ہے۔ اور یاد بھی کر سکتا ہے۔ جو آدمی قرآن مجید نہ پڑھے اور حدیث پر بھی ایمان نہ لائے تو اسے قیامت کے دن سخت عذاب ہو گا۔ جو قرآن مجید کو پڑھے، ایمان لائے اور اس پر عمل کرے تو

ایڈیٹر
عبدالمنان چوہان

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے

منظور شدہ
محکمہ جیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۷/۲۱ ۳ ۱۶۳ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۰.۵۰ B.T ۲۷۳۰/۸۱ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۵۶ء

بقیہ صفحہ ۲۴

وہ جنت میں چلا جائے گا اور اگر کسی نے صرف حدیث شریف کا انکار کیا تو وہ سیدھا جہنم میں داخل کیا جائیگا۔ اس لئے ہمیں قرآن پاک اور حدیث شریف پڑھنی چاہیئے۔

محمد اشرف

سوال ۲ پارہ ۹ آیت ۲۸ اور تمہاری اولاد اور تمہارا مال فتنہ میں ڈالنے والے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے پاس بڑا اجر ہے۔

پارہ ۹ آیت ۲۹:۔ اے ایمان والو! اگر ڈرو اللہ تبارک و تعالیٰ سے تو کر دیگا تمہارے حق میں فیصلہ اور تمہاری تمام برائیوں کو دور کر دیگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیگا اور اللہ تبارک و تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

مکتوبِ لندن

ثریا بیگم از انگلستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں ایک رومن کیتھولک عیسائی لڑکی تھی۔ مورخہ ۱۰ سے میں اپنا سابقہ مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر چکی ہوں۔ آئندہ میرا اسلامی نام ثریا ہو گا۔ اور میں سچے دل سے وعدہ کرتی ہوں کہ اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق گزاروں گی۔ جو حکم مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت بھیجے ہیں میں ان پر عمل کروں گی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ایک پاکستانی آر۔ ایس۔ اے خان صاحب سے شادی کر چکی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے اندھیرے غار سے نکال کر اسلام کی سچی روشنی دکھائی اور پھر مجھ کو اپنے محبوب کملی والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرد بنایا۔ پھر مجھے ایسا خاوند دیا جس نے مجھے اسلام کی بیشمار روشنی دکھائی۔ اب میں "خدام الدین" کے پڑھنے والوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ مجھے اسلام کی سچی محبت عطا فرمائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق چلنے کی توفیق عطا فرمائے

میں اپنے دوسرے رومن کیتھولک بھائیوں سے یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ لئے بھٹکے ہوئے انسانو اسید ھے راستہ پر آجاؤ۔ دنیا میں اگر کوئی سچا مذہب ہے تو وہ اسلام ہے آج دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں ہے اسلام کا ہم پلہ ہو۔ دنیا میں لاکھوں کروڑوں قانون تبدیل ہوئے۔ مگر اللہ تعالیٰ سے لیکر بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نافذ کردہ قانون چودہ سو سال سے رد و بدل کے بغیر نافذ ہے۔ اگر دنیا کا کوئی بھولا بھٹکا غیر مسلم اور مصیبتوں کا مارا ہوا انسان سکون زندگی چاہتا ہے تو سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نظارہ دیکھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش پر چل کر دین و دنیا کی زندگی چین و آرام سے گذارے عیسائی مذہب کے لوگوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا لیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ یا کسی کا باپ بنے۔ عیسےٰ علیہ السلام کی مثال حضرت آدم علیہ السلام کی سی ہے آدم علیہ السلام بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلا باپ کے پیدا ہوئے۔ میں اپنے رومن کیتھولک عیسائی پارٹی سے عرض کروں گی کہ آپ غور کریں تو معلوم ہو گا کہ ع

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔

سچے دل سے اسلام کی روشنی حاصل کرو پھر پتہ لگ سکتا ہے کہ دنیا میں اسلام کیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے فقط ثریا بیگم از انگلستان





فیروز سنز لمیٹڈ پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبیداللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور سے شائع ہوا